



سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2021

سوموار، 24- مئی 2021

(یوم الاثنین، 12- شوال 1442ھ)

سترہویں اسمبلی: بتیسواں اجلاس

جلد 32 : شماره 3

141

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 24- مئی 2021

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ کابینہ و معدنیات)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

(اے) مسودات قانون کایوان میں پیش جانا

- 1- مسودہ قانون (دوسری ترمیم) (کنٹرول) شوگر فیکٹریز 2021
ایک وزیر مسودہ قانون (دوسری ترمیم) (کنٹرول) شوگر فیکٹریز 2021 ایوان میں پیش کریں گے۔
- 2- مسودہ قانون نمل یونیورسٹی میانوالی 2021
ایک وزیر مسودہ قانون نمل یونیورسٹی، میانوالی 2021 ایوان میں پیش کریں گے۔

142

(بی) عام بحث

زراعت پر عام بحث

ایک وزیر زراعت پر عام بحث کی تحریک پیش کریں گے۔

143

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا تیسواں اجلاس

سوموار، 24- مئی 2021

(یوم الاثنین، 12- شوال 1442ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیئرمین زلالہ ہور میں شام 4 بج کر 10 منٹ پر زیر

صدارت جناب چیئرمین جناب محمد عبداللہ وڑائچ منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

عوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَكُلَّ إِنسَانٍ أَلْمَمْنَهُ ظَلِيمًا فِي عُنُقِهِ وَنُخْرِبُ لَهُ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ كِتَابًا يَلْقَاهُ مَشْهُورًا ۝۱۳ اِقْرَأْ كِتَابَكَ ۚ كَفَىٰ بِنَفْسِكَ
الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيبًا ۝۱۴ مَن اهْتَدَىٰ فَإِنَّمَا يَهْتَدِي لِنَفْسِهِ
وَمَن ضَلَّ فَإِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ
اُخْرَىٰ ۗ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا ۝۱۵

سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر 13 تا 15

اور ہر انسان کی قسمت ہم نے اس کے گلے سے لگا دی۔ اور اس کے لئے قیامت کے دن ایک نوشتہ نکالیں گے جسے کھلا ہوا پائے گا (13) فرمایا جائے گا کہ اپنا نامہ پڑھ لو آج تو خود ہی اپنا حساب کرنے کو بہت ہے (14) جو راہ پر آیا وہ اپنے ہی بھلے کو راہ پر آیا۔ اور جو بہکا تو اپنے ہی برے کو بہکا۔ اور کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گی۔ اور ہم عذاب کرنے والے نہیں جب تک رسول نہ بھیج لیں (15)

وَمَا عَلَيْنَا الْاِبْلَاحُ

نعت رسول مقبول ﷺ جناب محمد افضل نوشاہی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

دلوں سے غم مٹاتا ہے محمد ﷺ نام ایسا ہے
 نگر اجڑے بساتا ہے محمد ﷺ نام ایسا ہے
 انہی کے ذکر سے پائی فقیروں نے شہنشاہی
 خدا سے جا ملاتا ہے محمد ﷺ نام ایسا ہے
 انہی کے ذکر سے روشن رتیں پھر لوٹ آتی ہیں
 نصیبوں کو جگاتا ہے محمد ﷺ نام ایسا ہے
 محبت کے کنول کھلتے ہیں ان کو یاد کرنے سے
 بڑی خوشبوئیں لاتا ہے محمد ﷺ نام ایسا ہے

شیخ علاؤ الدین: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شیخ صاحب! آپ تشریف رکھیں وقفہ سوالات کے بعد آپ کا point لیتے ہیں۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈے پر محکمہ مائنز اینڈ منزل سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! قبل اس کے کہ وقفہ سوالات شروع ہو میں نے صرف دو بل introduce کرنے ہیں جو سٹیٹنگ کمیٹی کو refer ہو جانے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی ٹھیک ہے، پہلے یہ take up کر لیتے ہیں۔

مسودات قانون

(جو متعارف ہوئے)

مسودہ قانون (دوسری ترمیم) شوگر فیکٹریز (کنٹرول) 2021

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRES/
COOPERATIVES: (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr. Speaker! I introduce
the Sugar Factories (Control) (Second Amendment) Bill 2021.

MR CHAIRMAN: The Sugar Factories (Control) (Second
Amendment) Bill 2021 has been introduced in the House and is referred
to the Standing Committee on Food for report within two months.

مسودہ قانون NUML یونیورسٹی میانوالی 2021

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRES/
COOPERATIVES: (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr. Speaker! I
introduce the NUML University, Mianwali Bill 2021.

MR CHAIRMAN: The NUML University, Mianwali Bill 2021 has been introduced in the House and is referred to the Standing Committee on Higher Education for report within two months.

شیخ علاؤ الدین: جناب چیئر مین! آپ نے لاء منسٹر کو پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنے کی اجازت دی ہے مگر مجھے اجازت نہیں دی اور یہ آپ کی رولنگ ہے میری نہیں لیکن آپ اپنی رولنگ پر قائم نہیں۔ آپ جو کریں ٹھیک ہے چونکہ you are presiding the House میرا فرض تھا میں نے بتا دیا۔

سوالات

(محکمہ کا کئی و معدنیات)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب چیئر مین: اب سوالات لیتے ہیں۔ پہلا سوال جناب نصیر احمد کا ہے۔ جی!

جناب نصیر احمد: جناب چیئر مین! میرا سوال نمبر 12 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئر مین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب مائنز اینڈ منرل پرائیویٹ کمپنی کے بجٹ اور آڈٹ سے متعلقہ تفصیلات

*12: جناب نصیر احمد: کیا وزیر کا کئی و معدنیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب مائنز اینڈ منرل پرائیویٹ لمیٹڈ کمپنی کب قائم ہوئی؟

(ب) کمپنی کو کام شروع کئے ہوئے کتنا عرصہ ہو گیا ہے؟

(ج) کمپنی کا 2014-15 کا آڈٹ ہوا ہے کہ نہیں؟

(د) کمپنی نے اب تک کتنا قرضہ حاصل کیا ہے؟

وزیر کا کئی و معدنیات (جناب عمار یاسر):

- (الف) پنجاب مانسز اینڈ منرل کمپنی (پرائیویٹ) لمیٹڈ 7 مئی 2009 کو پنجاب کول مائننگ کمپنی کے نام سے قائم ہوئی اس کا موجودہ نام 16 مئی 2011 کو تبدیل کیا گیا۔
- (ب) کمپنی 7 مئی 2009 سے آپریشنل ہے اور مندرجہ ذیل کام سرانجام دے رہی ہے۔
پنجاب میں لوہے اور دیگر دھاتوں کی تلاش اور وسائل کے تخمینہ کا پہلا مرحلہ مکمل ہو چکا ہے۔ سالٹ ریج میں سینٹ انڈسٹری کے لئے منفی اور مثبت کان کنی کے علاقوں کا تعین مکمل ہو چکا ہے۔ زیر زمین کوئلے کی کانوں کا سروے مکمل ہو چکا ہے۔
پنجاب میں لوہے اور دیگر دھاتوں کی تلاش اور وسائل کے تخمینہ کا دوسرا مرحلہ (جاری ہے) لوہے اور منسلک معدنیات کی کان کنی اور پنجاب میں لوہے کی مل کے قیام کے لئے سرمایہ کاروں کی تلاش اور مشاورتی ٹرانزیکشن اور تجارتی حقوق کے حصول کا انتخاب جاری ہے
کانوں اور معدنی شعبے کے ساتھ ساتھ منسلک کمپنیوں کی تنظیم نو (جاری ہے)
- (ج) کمپنی کے قائم ہونے سے لے کر اب تک تمام سالوں کا قانونی آڈٹ ہوا ہے۔
- (د) کمپنی نے اب تک 1630 ملین روپے قرضہ لیا ہوا ہے جو کہ پنجاب میں لوہے اور دیگر دھاتوں کی تلاش اور وسائل کے تخمینہ کے دوسرے مرحلے کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے۔

جناب چیئر مین: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب نصیر احمد: جناب چیئر مین! میں نے اپنے سوال کے جز (ب) میں پوچھا تھا کہ پنجاب مانسز اینڈ منرل پرائیویٹ لمیٹڈ کمپنی کو کام شروع کئے ہوئے کتنا عرصہ ہوا ہے؟ اس کے جواب میں کہا گیا ہے کہ لوہے اور منسلک معدنیات کی کان کنی اور پنجاب میں لوہے کی مل کے قیام کے لئے سرمایہ کاروں کی تلاش اور مشاورتی ٹرانزیکشن اور تجارتی حقوق کے حصول کا انتخاب جاری ہے۔ اسی طرح یہ بھی بتایا گیا ہے کہ کانوں اور معدنی شعبے کے ساتھ ساتھ منسلک کمپنیوں کی تنظیم نو جاری ہے۔ اس سوال کو دیئے ہوئے تین سال ہو چکے ہیں اور اس کے جواب کو آئے ہوئے بھی ڈیڑھ سال ہو گیا ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ان میں سے کوئی کام مکمل ہوا ہے یا ابھی تک جاری ہے، کوئی ٹرانزیکشن کمپنی بنی ہے یا نہیں اور معدنیات کے شعبے سے منسلک کمپنیوں کی کوئی selection ہوئی ہے یا نہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئر مین! ہم نے جواب میں یہ بات عرض کی ہے کہ یہاں پر کام جاری ہے۔ میں اس بات کو تسلیم کرتا ہوں کہ اس سوال کا جواب کافی پہلے آگیا تھا لیکن میں آپ کی خدمت میں اس کی latest situation عرض کر دیتا ہوں۔ یہاں پر پہلے مرحلے کا کام مکمل ہو چکا ہے اور ڈیڑھ سو ملین ٹن خام لوہا دریافت ہوا تھا۔ اب دوسرے مرحلے کا کام جاری ہے، کمپنیاں وہاں پر کام کر رہی ہیں اور توقع ہے کہ اڑھائی سو ملین ٹن سے زیادہ خام لوہا دریافت ہو جائے گا۔

جناب نصیر احمد: جناب چیئر مین! پہلی زیادتی تو یہ ہے کہ اس محکمہ کے Concerned Minister جواب دینے کو تیار نہیں ہیں۔ سوال دینے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ اگر کسی منسٹری میں کوئی issue ہے تو متعلقہ منسٹر اسے سنے، سمجھے اور ہمیں اس مسئلے کا حل بتائے۔ اس محکمہ کے Concerned Minister جواب دینے کو تیار نہیں ہیں اور وزیر قانون و پارلیمانی امور راجہ بشارت صاحب کی مہربانی ہے کہ وہ ہر محکمے کا جواب دینے کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اب ہمیں ان سے سوال کرتے ہوئے بھی عجیب محسوس ہو رہا ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا یہ تجارتی کمپنیاں بن چکی ہیں یا ابھی تک in process ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئر مین! جب کمپنیاں موجود ہیں تو وہ کام کر رہی ہیں اور ویسے بھی یہ ongoing process ہوتا ہے۔ کمپنیوں کی تنظیم نو کا کام چلتا رہتا ہے۔ کمپنیاں موجود ہیں، کام کر رہی ہیں اور اس کا results بھی آ رہا ہے جو کہ میں نے آپ کی خدمت میں عرض کر دیا ہے۔

جناب نصیر احمد: جناب چیئر مین! جواب میں لکھا ہوا ہے کہ کانوں اور معدنی شعبے کے ساتھ منسلک کمپنیوں کی تنظیم نو جاری ہے تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کتنی کمپنیوں کی تنظیم نو ہو چکی ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئر مین! جب جواب میں لکھا ہوا ہے کہ تنظیم نو کا کام جاری ہے تو پھر ہو چکا کا سوال نہیں بنتا اگر معزز کن کسی specific company سے متعلق پوچھنا چاہتے ہیں تو میں بتا دیتا ہوں۔

جناب نصیر احمد: جناب چیئر مین! میں کسی specific company کے بارے میں نہیں پوچھ رہا بلکہ میں یہ پوچھ رہا ہوں کہ کتنی کمپنیوں کی تنظیم نو ہو چکی ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئر مین! ان کا کام جاری ہے۔ تنظیم نو جاری ہے۔ میں نے پہلے بھی گزارش کی ہے کہ یہ ایک ongoing process ہے، یہ چلتا رہتا ہے، کوئی حتمی بات نہیں ہوتی اور سب سے بڑی حوصلہ افزا بات یہ ہے کہ ان کی input آچکی ہے۔ میں نے عرض کیا ہے کہ ہم ڈیرھ سو ملین ٹن خام لوہا دریافت کر چکے ہیں اور انشاء اللہ آئندہ اس میں اضافہ ہو گا۔

جناب نصیر احمد: جناب چیئر مین! میں آپ کی وساطت سے راجہ بشارت صاحب سے پھر یہی پوچھوں گا کہ اب تک کتنی کمپنیوں کی تنظیم نو ہو چکی ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئر مین! معزز ممبر یہ تصور کر لیں کہ سب کمپنیوں کی تنظیم نو ہو چکی ہے۔

جناب نصیر احمد: جناب چیئر مین! تصور نہیں کرنا بلکہ مجھے حتمی جواب چاہئے۔ پچھلے تین سالوں سے ان کمپنیوں کی تنظیم نو ہی ہو رہی ہے تو اب تک کتنی کمپنیوں کی تنظیم نو مکمل ہو چکی ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئر مین! میں گزارش یہ کر رہا ہوں کہ یہ ایک ongoing process ہے اور یہ چلتا رہتا ہے۔ آپ کی غرض ultimate result سے ہونی چاہئے اور result یہ ہے کہ کمپنیاں کام کر رہی ہیں اور ڈیرھ سو ملین ٹن خام لوہا ہم دریافت کر چکے ہیں اور انشاء اللہ آئندہ آنے والے دنوں میں ہم اڑھائی سو ملین ٹن خام لوہا دریافت کر لیں گے۔

جناب نصیر احمد: جناب چیئر مین! جواب کے جز (د) میں لکھا گیا ہے کمپنی نے 1630 ملین روپے قرضہ لیا ہوا ہے جو کہ پنجاب میں لوہے اور دیگر دھاتوں کی تلاش اور وسائل کے تخمینہ کے دوسرے مرحلے کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے۔ یہ 1630 ملین روپے ہم نے اب تک خرچ کئے ہیں تو کیا اس کا صوبہ پنجاب کو کوئی فائدہ ہوا ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئر مین! یہ درست ہے کہ ہم نے قرض لیا ہے، اس کو استعمال کیا اور واپس بھی کر رہے ہیں۔ معزز رکن نے پوچھا ہے کہ اس کا صوبہ پنجاب کو کیا فائدہ ہوا ہے؟ اس کا جواب میں پہلے بھی دے چکا ہوں کہ اب تک ہم ڈیڑھ سو ملین ٹن خام لوہا دریافت کر چکے ہیں۔

جناب نصیر احمد: جناب چیئر مین! محکمہ نے یہ 1630 ملین روپے قرض اس لئے لیا تھا کہ وہ صوبہ پنجاب کے اندر معدنیات دریافت کرے گا۔ کمپنیاں بنانے کا مقصد یہ تھا کہ جو بھی معدنیات نکلیں گی ان کو فروخت کرنے سے جو رقم حاصل ہوگی وہ محکمہ کو دی جائے گی۔ منسٹر صاحب مجھے 1630 ملین روپے خرچ کرنے کا بتا رہے ہیں جبکہ اس سے حاصل ہونے والی آمدنی کا نہیں بتا رہے تو مجھے بتایا جائے کہ اس سے کتنی آمدن حاصل ہوئی ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئر مین! اگر معزز رکن چاہیں گے تو میں محکمہ سے انہیں calculate کروا کر بتا دوں گا کہ اس ڈیڑھ سو ملین ٹن خام لوہے کی مالیت کتنی ہے۔ اس سے انہیں پتا چل جائے گا کہ ہم نے کتنے ارب روپے کا کام کیا ہے اور آئندہ آنے والے دنوں میں مزید کتنے ارب روپے کا کام کرنا چاہتے ہیں۔ میں calculate کروا کر ان کو یہ بتا دوں گا۔

جناب نصیر احمد: جناب چیئر مین! میں یہ پوچھ رہا ہوں کہ 1630 ملین روپے خرچ کرنے کے بعد حاصل کیا ہوا ہے؟ میں سمجھ گیا کہ آپ نے بنک سے قرض لیا اور اس کو خرچ کر دیا لیکن اب تک متعلقہ محکمہ نے single penny نہیں کمائی۔

جناب چیئر مین: جناب نصیر احمد! آپ کافی زیادہ ضمنی سوال پوچھ چکے ہیں۔ اب تشریف رکھیں۔ اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئر مین! امیر اسوال نمبر 1615 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئر مین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد: معدنی ترقی کے آفس، ملازمین اور دریائی ریت کے

ٹھیکہ جات سے متعلقہ تفصیلات

*1615: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر کانکنی و معدنیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) ضلع فیصل آباد میں معدنی ترقی کے کتنے آفس کہاں کہاں ہیں اس محکمہ کے کتنے ملازمین اس ضلع میں کام کر رہے ہیں؟
- (ب) اس ضلع کے لئے سال 19-2018 کے لئے کتنا بجٹ مختص کیا گیا ہے؟
- (ج) اس ضلع میں کون کونسی معدنیات کہاں کہاں پائی جاتی ہیں؟
- (د) دریائی ریت سے سالانہ کتنی رقم اس ضلع سے حاصل ہوتی ہے؟
- (ہ) دریاؤں سے ریت نکالنے کا ٹھیکہ کس کس کے پاس ہے اور کتنی رقم سے ان کو ٹھیکہ الاٹ کیا گیا ہے؟
- (و) کس کس ٹھیکیدار سے حکومت نے رقم ٹھیکہ کی وصول کرنی ہے ان کے نام اور پتہ جات بتائیں؟

وزیر کانکنی و معدنیات (جناب عمار یاسر):

- (الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ معدنیات کا نہ تو کوئی دفتر ہے اور نہ ہی ملازمین۔ تاہم محکمہ معدنیات کا سب آفس علاقائی طور پر واقع چنیوٹ ضلع فیصل آباد، چنیوٹ، جھنگ اور ٹوبہ ٹیک سنگھ میں معدنیات کے پٹہ جات کا نظام انصرام کرتا ہے۔
- (ب) ضلع فیصل آباد کے لئے محکمہ ہذا کی طرف سے سال 19-2018 کا علیحدہ سے کوئی بجٹ مختص شدہ نہ ہے۔ تاہم سب آفس چنیوٹ کا بجٹ برائے سال 19-2018 مبلغ -/62,17,600 روپے ہے۔
- (ج) ارضیاتی طور پر ضلع فیصل آباد میں صرف ریت / بھسر کے ذخائر پائے جاتے ہیں۔
- (د) ضلع فیصل آباد میں دریائے راوی سے پٹہ جات عام ریت کی نیلامی سے گورنمنٹ کو آمدن حاصل ہوتی ہے اس وقت دریائے راوی میں دو عدد پٹہ جات موسومہ عالم شاہ گھگڈ زون اور دلیکی و پینوال بلاک خالی پڑے ہیں۔ جبکہ ایک اور زون موسومہ شیرازہ

زون مبلغ - /2,00,35,000 روپے میں عطا شدہ ہے جس کا ورک آرڈر محکمہ ماحولیات سے ماحولیاتی منظوری ہونے کے بعد مورخہ 02.08.2019 جاری کیا گیا ہے۔ اس زون کی تاحال پہلی قسط مبلغ - /50,08,750 روپے ہی آمدن ہوئی ہے۔ تاہم آئندہ نیلامیوں میں ضلع فیصل آباد میں خاطر خواہ آمدن متوقع ہے۔

(ہ) ضلع فیصل آباد میں دریائے راوی پر شیرازہ زون حاجی منزل حسین کے نام مبلغ - /2,00,35,000 روپے میں عطا شدہ ہے۔ جس کا ورک آرڈر محکمہ ماحولیات سے ماحولیاتی منظوری ہونے کے بعد مورخہ 02.08.2019 کو جاری کیا گیا۔

(و) ضلع فیصل آباد میں ریت / بھسر کے مختلف پٹہ جات الاٹ شدہ ہیں جن میں زیادہ تر بھسر پر مشتمل ہیں اور یہ پٹہ جات فیصل آباد، جھمرہ، کھرڑیا نوالہ، جڑانوالہ کے علاقہ میں واقع ہیں۔ جن کے بابت مطلوبہ تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب چیئرمین: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! میں نے اپنے سوال کے جز (د) میں یہ پوچھا تھا کہ دریائی ریت سے سالانہ کتنی رقم اس ضلع سے حاصل ہوتی ہے؟ اس کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ ضلع فیصل آباد میں دریائے راوی سے پٹہ جات عام ریت کی نیلامی سے گورنمنٹ کو آمدن حاصل ہوتی ہے اس وقت دریائے راوی میں دو عدد پٹہ جات موسومہ عالم شاہ گھگڈ زون اور دلیکی و بیونال بلاک خالی پڑے ہیں جبکہ ایک اور زون موسومہ شیرازہ زون مبلغ - /2,00,35,000 روپے میں عطا شدہ ہے۔ مجھے اس جواب کی جو تفصیل دی گئی ہے یعنی ضمیمہ (الف) کی تفصیل میں بتایا گیا ہے کہ یہ نیلامیاں مختلف لوگوں کو دی گئی ہیں جیسے کھرڑیا نوالہ میں، چک نمبر 108 تلونڈی میں، چک نمبر 68 جمیانامی میں اور چک نمبر 629 گ۔ب میں نیلامیاں دی گئی ہیں۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ان کے ذمے واجب الادا بقایا رقم کب تک recover کی جائے گی اور یہ اب تک کیوں pending چلی آرہی ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! یہ محکمہ کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ بقایا جات کو وصول کرے اور اس کے لئے کوششیں کی جا رہی ہیں۔ اگر اس میں کوئی دقت آتی ہے اور normal procedure میں یہ رقم recover نہیں ہو سکتی تو پھر محکمہ

نے as a land revenue arrears اس رقم کو recover کرنا ہوتا ہے۔ میں آپ کی وساطت سے معزز رکن کو اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ کسی کے ذمے ایک روپیہ بقایا نہیں چھوڑا جائے گا۔ ہم اس رقم کو محکمہ طور پر recover کریں یا پھر as a land revenue arrears recover کریں لیکن ہم نے انشاء اللہ تعالیٰ سو فیصد recovery کو یقینی بنانا ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئر مین! جب محکمہ نے ایک چیز کسی آدمی کو فروخت کر دی یا کسی کو اس کا ٹھیکہ دے دیا تو کیا اس سے کوئی گارنٹی لی گئی کہ آپ مال اٹھانے سے پہلے اتنے پیسے حکومت کے خزانے میں جمع کروائیں گے؟ یہ جو واجب الادا رقم ہے یہ اب کی نہیں ہے، یہ اس سال کی نہیں ہے بلکہ یہ 2018، 2019 اور 2020 کی ہے اور اب 2021 چل رہا ہے۔ میری صرف اتنی گزارش ہے کہ محکمہ نے ان سے جو guarantees لی تھیں ان کی بنیاد پر ان کے خلاف کوئی کارروائی کی گئی ہے؟

جناب چیئر مین: جی، وزیر کا کئی وعدے بنائے!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئر مین! میں آپ کے توسط سے پھر یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم یہ dues recover کریں۔ معزز رکن کا یہ فرمانا کہ ایک عرصہ گزر چکا ہے یہ recovery نہیں ہوئی تو میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ ہم محکمہ کو ہدایت جاری کریں گے اور سیکرٹری صاحب بھی یہاں پر موجود ہیں یہ recovery کے process کو expedite کریں گے اور اگر اُس میں کوئی دقت آتی ہے تو land as revenue arrears کو recover کیا جائے لیکن آپ بھی جانتے ہیں اور معزز رکن بھی جانتے ہیں کہ گورنمنٹ کا پیسا کسی کے ذمہ واجب الادا نہیں چھوڑا جاسکتا، اس کے باقاعدہ Audit Paras بنتے ہیں جس کا محکمہ کو جواب دینا پڑتا ہے اور یہ ہماری ذمہ داری میں شامل ہے اور اگر کوئی ہمارا متعلقہ Recovery Officer لیت و لعل سے کام لے رہا ہے، recovery نہیں کر رہا تو اس کے خلاف باقاعدہ کارروائی کی جائے گی اور 100 recovery ensure فیصد کی جائے گی۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئر مین! میں وزیر موصوف کی خدمت میں بڑے ادب سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ تین لوگوں کے خلاف یہ Audit Para پہلے بنے ہوئے لیکن ان کے خلاف آج تک کارروائی نہیں کی گئی۔ میرا اس سوال کو ہاؤس میں لانے کا مقصد صرف یہ ہے کہ

محکمہ کی performance کے بارے میں بتایا جائے تو آپ سے میری humble request ہے کہ خدا کے لئے گورنمنٹ کے یہ پیسے پنجاب کی 12 کروڑ عوام کے پیسے ہیں۔ ان پیسوں کو recover کرنے کے لئے ان لوگوں کے خلاف کارروائی کا آغاز کریں۔ شکریہ

جناب چیئر مین: جی، وزیر کان کنی و معدنیات!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئر مین! میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ already یہ process چل رہا ہے۔ ہم پٹے کی رقم advance میں وصول کرتے ہیں۔ موجودہ حکومت نے اس procedure کو تھوڑا سا تبدیل کیا ہے تو اب پٹے کی رقم advance وصول کی جاتی ہے اور جو اقساط short ہوتی ہیں انہیں ان کی security سے deduct کر لیا جاتا ہے لیکن اس کے باوجود میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ کسی کے ذمہ بھی ایک روپیہ بقایا نہیں چھوڑیں گے۔

جناب چیئر مین: جی، اگلا سوال جناب محمد ایوب خان کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں لہذا ان کے سوال نمبر 1772 of dispose کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب صہیب احمد ملک کا ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب چیئر مین! میرا سوال نمبر 2068 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئر مین: جی، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا: پی پی۔ 72 میں معدنی ترقی کے آفس کی تعداد

ملازمین اور بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

*2068: جناب صہیب احمد ملک: کیا وزیر کان کنی و معدنیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔ 72 سرگودھا میں معدنی ترقی کے کتنے آفس کہاں کہاں ہیں اس محکمہ کے

کتنے ملازمین مذکورہ حلقہ میں کام کر رہے ہیں؟

(ب) مذکورہ حلقہ کے لئے سال 2018-19 کے لئے کتنا بجٹ مختص کیا گیا ہے؟

(ج) مذکورہ حلقہ میں کون کون سی معدنیات کہاں کہاں پائی جاتی ہیں؟

(د) دریائی ریت سے سالانہ کتنی رقم مذکورہ حلقہ سے حاصل ہوئی ہے؟

(ہ) دریاؤں سے ریت نکالنے کا ٹھیکہ کس کس کے پاس ہے اور کتنی رقم سے ان کو ٹھیکہ الاٹ کیا گیا؟

(و) کس کس ٹھیکیدار سے حکومت نے رقم ٹھیکہ کی وصول کرنی ہے ان کے نام اور پتاجات بتائیں؟
وزیر کا کئی و معدنیات (جناب عمار یاسر):

(الف) محکمہ معدنیات سرگودھا کا متعلقہ حلقہ پی پی-72 میں کوئی مخصوص آفس نہ ہے اور نہ ہی اس حلقہ میں محکمہ معدنیات کا کوئی مخصوص ملازم کام کر رہا ہے بلکہ ضلع سرگودھا میں محکمہ معدنیات کا ڈپٹی ڈائریکٹر مائنز اینڈ منرلز سرگودھا ریجن سرگودھا کے نام سے ایک ہی آفس ہے جو کہ سرگودھا شہر میں واقع ہے۔ حلقہ پی پی-72 سمیت پورے ضلع سرگودھا میں موجود معدنیات کا انتظام و انصرام دفتر ڈپٹی ڈائریکٹر مائنز اینڈ منرلز سرگودھا ریجن سرگودھا کو تفویض ہے۔

(ب) حلقہ پی پی-72 کے لئے سال 19-2018 میں اس دفتر کی جانب سے کوئی بجٹ مختص نہ کیا ہے اور نہ ہی بجٹ مختص کرنا دفتر ڈپٹی ڈائریکٹر مائنز اینڈ منرلز سرگودھا ریجن سرگودھا کے دائرہ اختیار میں شامل ہے۔

(ج) حلقہ پی پی-72 میں عام ریت / گھسر / بھسرا پائی جاتی ہے جو کہ دریائے جہلم اور اس کے گرد و نواح میں واقع ہے۔

(د) یہ کہ مالی سال 19-2018 کو تحصیل بھیرہ میں واقع ریت کے ٹھیکہ جات سے مبلغ
- / 1,20,46,761 روپے حکومت پنجاب کے خزانہ میں جمع ہوئے ہیں۔

(ہ) حلقہ پی پی-72 تحصیل بھیرہ کے متعلقہ ہے اس تحصیل میں دریائے جہلم میں عام ریت / گھسر بھسر کے تین زون واقع ہیں جن کی نیلامی کے اختیارات دفتر ڈپٹی ڈائریکٹر مائنز اینڈ منرلز سرگودھا کو حاصل ہیں ان زونز کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1- عام ریت زون نمبر (A-1) نزد چک رامداس تحصیل بھیرہ ضلع سرگودھا

2- عام ریت زون نمبر (A-2) نزد بھیرہ ٹہی تحصیل بھیرہ ضلع سرگودھا

3- عام ریت زون نمبر (B-2) نزد چک نظام، میانی تحصیل بھیرہ ضلع سرگودھا

- 1- عام ریت زون نمبر (A-1) نزد چک رامداس تحصیل بھیرہ ضلع سرگودھا نیلام عام مورخہ 2017-11-21 کے تحت کلیم اللہ باجوہ ولد محمد اشرف باجوہ، ساکن چک نمبر 100 شمالی تحصیل و ضلع سرگودھا کو مبلغ - / 1,01,50,000 روپے میں مورخہ 2017-12-21 سے برائے عرصہ دو سال نکاسی عام ریت کے لئے عطا شدہ ہے۔ ٹھیکیدار سے مبلغ - / 1,01,50,000 روپے وصول ہو چکے ہیں۔
- 2- عام ریت زون نمبر (A-2) نزد بھیرہ ٹہی تحصیل بھیرہ ضلع سرگودھا نیلام عام مورخہ 2017-03-14 کے تحت محمد نعیم الدین ولد محمد سعید اسعد، ساکن ڈبے والا بھیرہ ضلع سرگودھا کو مبلغ - / 50,00,000 روپے میں مورخہ 2017-06-03 سے برائے عرصہ دو سال نکاسی عام ریت کے لئے عطا شدہ ہے۔ ٹھیکہ کی میعاد مورخہ 2019-06-02 کو ختم ہو چکی ہے اب ٹھیکیدار پنجاب معدنی مراعاتی قوانین مجریہ 2002 کے قاعدہ نمبر 228 کے تحت مجاز اتھارٹی کی اجازت سے متناسب رقم جمع کروا کر نکاسی عام ریت کر رہا ہے۔ ٹھیکیدار سے مبلغ - / 54,93,151 روپے وصول ہو چکے ہیں۔
- 3- عام ریت زون نمبر (B-2) نزد چک نظام، میانی تحصیل بھیرہ ضلع سرگودھا پر نیلام عام مورخہ 2018-08-15 کو محمد نواز گوندل ولد فتح محمد گوندل، ساکن محلہ فضل آباد ملکوال ضلع منڈی بہاؤ الدین نے مبلغ - / 1,35,40,000 روپے بولی دی جو جناب لائسنسنگ اتھارٹی (ادنی معدنیات) پنجاب، لاہور نے منظور کر دی جس کے خلاف سابقہ پٹہ دار خرم شہزاد خان نے جناب سیکرٹری مائنز اینڈ منرلز پنجاب، لاہور اپیل نگرانی دائر کی۔ جناب سیکرٹری مائنز اینڈ منرلز پنجاب، لاہور نے زون ہذا کی ریزرو پرائس مبلغ - / 2,50,00,000 روپے مقرر کرتے ہوئے زون ہذا کو دوبارہ نیلام کرنے کے مورخہ 2019-01-10 کو آرڈر صادر فرمائے۔ بولی دہندہ محمد نواز گوندل نے جناب سیکرٹری مائنز اینڈ منرلز پنجاب، لاہور کے مذکورہ آرڈر کے خلاف رٹ پٹیشن نمبر 19 / 10764 عدالت عالیہ لاہور دائر کر رکھی ہے جس میں عدالت عالیہ لاہور نے مورخہ 2019-02-28 کو حکم امتناعی جاری کر رکھا ہے۔ رٹ پٹیشن کا تاحال کوئی فیصلہ نہ ہوا ہے۔

(و) یہ کہ کسی بھی ٹھیکیدار مذکورہ بالا کے ذمہ کوئی گورنمنٹ واجبات بقایا واجب الادا نہ ہیں۔
جناب صہیب احمد ملک: جناب چیئر مین! محکمہ نے جواب میں لکھا ہے کہ ضلع سرگودھا میں ڈپٹی ڈائریکٹر کان کنی و معدنیات کا ایک ہی دفتر ہے جو کہ سرگودھا شہر میں واقع ہے۔ ہمیں تو کسی ملازم کا نہیں پتا کہ وہاں پر کون کام کر رہے ہیں۔ منڈی بہاؤ الدین سے خوشاب تک جو پٹی چل رہی ہے وہ round about 70 kilometers ہے تو میرا پہلا ضمنی سوال یہ ہے کہ وہاں پر کون سے ملازم کام کر رہے ہیں اور وہ کس کس جگہ پر موجود ہیں اس کی details بتادیں؟

جناب چیئر مین: جی، وزیر کان کنی و معدنیات!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئر مین! سوال میں ملازمین کے ناموں کا نہیں پوچھا گیا لیکن اگر انہیں تفصیل چاہئے تو میں آپ کو اس کی تفصیل فراہم کر دوں گا۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب چیئر مین! وزیر موصوف نے details دینے کی حامی بھری ہے تو میں اگلا ضمنی سوال کر لیتا ہوں۔ اس کے زونز چک نظام، چک ٹہی اور چک رامداس ہیں۔ گزارش یہ ہے کہ 2017, 2018 & 2019 اور اس کا جواب 20 دسمبر 2019 کو آتا ہے۔ سوال کرنے کی جو کوشش کر رہا ہے وہ ایک وکیل ہے، آپ بھی پیشہ کے اعتبار سے ایک وکیل ہیں اور جناب محمد بشارت راجہ صاحب بھی وکیل ہیں۔ تین سال سے یہ matter لاہور ہائی کورٹ، لاہور میں pending ہے۔ اس سے پہلے یہ matter ڈپٹی ڈائریکٹر سرگودھا کے پاس اور پھر سیکرٹری کان کنی و معدنیات کے پاس pending رہا ہوگا اور اب پچھلے تین سال سے لاہور ہائی کورٹ لاہور میں pending ہے۔ یہ بہت بڑا ذخیرہ ہے اور ہم بھیرہ کے لوگ اس چیز کو understand کرتے ہیں کہ اللہ کی ذات نے ہمیں ہیرے کی شکل میں یہ دریا دیا ہے۔ میرا ضمنی سوال ہے کہ انہوں نے ہائی کورٹ میں کوئی درخواست دی ہے کہ یہ matter کب تک resolve ہوگا اور اس کا کب تک ٹھیکہ ہوگا؟ یہ matter pending ہے تو اس کے سارے پیسے کدھر جا رہے ہیں؟ مجھے بتایا جائے کہ اس کیس کی pendency کب ختم ہوگی اور جو پیسے اکٹھے ہو رہے ہیں وہ کہاں جا رہے ہیں؟

جناب چیئر مین: جی، وزیر کان کنی و معدنیات!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئر مین! پہلی بات تو یہ ہے کہ معزز ممبر کا فرمانا بالکل درست ہے کہ یہ پرانا سوال تھا اور اُس کے مطابق ہی جواب دیا گیا تھا لیکن میں اس کی latest update ابھی آپ کی خدمت میں پیش کر دوں گا۔ اُس کے بعد بھی اگر آپ کی تسلی نہ ہوئی تو اس کو ہم مزید دیکھ لیں گے۔ دوسری بات یہ ہے کہ عدالت میں کیس کا اس وقت کیا status ہے۔ میں نے محکمہ سے کہہ دیا ہے جو نہی اس کیس کے status کا پتا چلے گا وہ بھی میں آپ کے گوش گزار کر دوں گا۔ 2018-19, 2019-2020 اور 2020-21 کے latest ٹھیکہ جات ہو چکے ہیں، کتنی رقم میں ہوئے ہیں، کتنے وصول ہوئے ہیں اور یہ ٹھیکہ جات کن لوگوں نے لئے ہیں وہ ساری معلومات میں آپ کو فراہم کر دوں گا۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب چیئر مین! وزیر موصوف اپنے دیئے ہوئے جواب سے contradict کر رہے ہیں۔ وزیر موصوف مجھے صرف یہ بتادیں کہ جو پیسے اکٹھے ہوئے ہیں وہ کہاں گئے اور وزیر موصوف آپ کے توسط سے میرے ساتھ share ضرور کر دیں کیونکہ اس ہاؤس میں جو بھی سوال کیا جاتا ہے اُس کا جواب کبھی نہیں آیا۔ میں جناب محمد بشارت راجہ صاحب کی اس بات کو own کرتا ہوں کہ اگر وہ کہہ رہے ہیں تو I am looking forward کہ کتنے پیسے جمع ہوئے ہیں، یہ پیسے کہاں خرچ ہوئے ہیں اور کتنے ملازمین ہیں؟

جناب چیئر مین: آج متعلقہ محکمہ کے منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں لہذا راجہ صاحب جواب دے رہے ہیں۔ جی، راجہ صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): شکریہ۔ جناب چیئر مین! میں گزارش کرتا ہوں کہ آپ نے جو litigation کے بارے میں پوچھا تھا کہ جو معاملہ اس وقت ہائی کورٹ میں pending ہے اس کا status کیا ہے؟ آپ کے ضمنی سوال کے جواب میں department نے اس معاملہ کو refer back / remand to Deputy Director, Mines and Minerals, Lahore Zone کر دیا گیا ہے اور اس کے بعد ہی عدالت کی direction کے مطابق نیلای کی گئی ہے جس کی تفصیل میں ابھی آپ کو بتا رہا ہوں۔ Thank you

جناب چیئر مین: اگلا سوال محترمہ مہوش سلطانہ کا ہے وہ اسے پیش کریں۔ جی، محترمہ!

محترمہ مہوش سلطانیہ: بسم اللہ الرحمن الرحیم شکر یہ۔ جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 2361 ہے۔
جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

Lime Stone لیز پر دینے کے طریق کار سے متعلقہ تفصیلات

* 2361: محترمہ مہوش سلطانیہ: کیا وزیر کا مکنی و معدنیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) Lime Stone لیز پر دینے کا کیا طریق کار ہے پالیسی وضع کریں کیا ہر لیز کے ساتھ
Crushing Plant لگانا Mandatory ہے؟

(ب) ایک سال میں کتنے پہاڑوں کی لیز الاٹ کی جاسکتی ہے؟

(ج) زرعی زمین کے نزدیک پتھر کی لیز دینے پر حکومت کی پالیسی کیا ہے اس کی تفصیل بیان فرمائیں؟

وزیر کا مکنی و معدنیات (جناب عمار یاسر):

(الف) سال سکیل مائننگ کے تحت لائٹ سٹون کے پٹہ جات مروجہ پنجاب معدنی مراعاتی قوانین

2002 کے تحت بعد از مشتری بذریعہ اخبار اشتہار نیلام عام پانچ سال کے لئے (ناقابل تجدید)

پالیسی کے تحت عطا کئے جاتے ہیں۔ لائٹ سٹون لیز کے لئے Crushing Plant لگانا

Mandatory ہے۔ جبکہ صنعتی مقاصد جیسا کہ سینٹ کے لئے لائٹ سٹون کے پٹہ جات

لمبی مدت کے لئے (قابل تجدید) لارج سکیل مائننگ کے تحت عطا کئے جاتے ہیں۔

(ب) ضلعی دفاتر، چکوال، جہلم، راولپنڈی، اٹک، میانوالی، خوشاب اور ڈی جی خان میں لائٹ سٹون

کے وافر ذخائر پائے جاتے ہیں اور لائٹ سٹون کے ذخائر کو مد نظر رکھتے ہوئے سال سکیل

مائننگ کے تحت بلاکس بنا کر عرصہ پانچ سال کے لئے نیلام عام کئے جاتے ہیں لائٹ سٹون

کے سال سکیل مائننگ کے تحت عطاشدہ پٹہ جات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) زرعی زمین کے نزدیک اگر لائٹ سٹون کے ذخائر موجود ہوں تو محکمہ ہذا محکمہ جنگلات اور

محکمہ ماحولیات کی شرائط و پالیسی کو مد نظر رکھتے ہوئے پٹہ جات عطا کئے جاتے ہیں اور

اگر لائٹ سٹون کا کوئی بلاک پرائیویٹ اراضی پر بنایا گیا ہو تو لیز ہولڈر مالک اراضی کو

مالکانہ (Surface Rent) باہمی رضامندی سے دینے کا پابند ہوتا ہے۔ اگر باہمی تصفیہ

نہ ہو تو زیر قاعدہ 73، 143A پنجاب معدنی مراعاتی قوانین، 2002 کے تحت لائسنسنگ اتھارٹی کے ذریعے فیصلہ کیا جاتا ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ مہوش سلطانہ: جناب چیئرمین! میرا پہلا Supplementary Question 7: (الف) سے ہے مجھے بتایا جائے کہ cement plants کے لئے lime stone areas لیز پر دیئے جاتے ہیں ان کی maximum مدت کیا ہے؟ cement plants کے لئے کتنا area ہوتا ہے جو لیز پر allot کیا جاتا ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): ہم نے cement plants کے لئے تقریباً 17 کے قریب رقبہ جات مختص کئے ہیں اور ان تمام کی تفصیل میں ابھی محترمہ کو دے دیتا ہوں۔ ان سب کی تفصیل میرے پاس موجود ہیں میں ابھی آپ کو کاپی دے دیتا ہوں۔

محترمہ مہوش سلطانہ: جناب چیئرمین! میرا جز (ب) سے Supplementary Question ہے کہ اس میں limestone کے areas جو پانچ سال کے لئے lease کئے جاتے ہیں اس میں ہمارا کوئی maximum نمبر ہے کہ ایک سال میں ہم نے اتنے lease out areas کرنا ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): میرے خیال میں جو سیمنٹ فیکٹریز کے لئے areas ہیں وہ پانچ سال کے لئے lease out کئے جاتے ہیں اور انہوں نے اس کو پانچ سال میں ہی مکمل کرنا ہوتا ہے۔ ان کو targets ضرور دیئے جاتے ہیں کہ ایک سال میں انہوں نے کیا کام کرنا ہے اور اس وقت تک جو ہم نے area دیا ہے وہ government کے طے شدہ شرائط کے مطابق کام کر رہے ہیں۔

محترمہ مہوش سلطانہ: جناب چیئرمین! میں پوچھنا چاہ رہی ہوں کہ جو ہم generally لوگوں کو limestone lease out کرتے ہیں اس کے لئے کوئی limit ہے جیسے ابھی میرے پاس جو لسٹ دی گئی ہے اس میں تقریباً 150 کے قریب limestones and sandstones

areas دیئے گئے ہیں تو کیا محکمہ معدنیات کا کوئی maximum نمبر ہے کہ اس سے زیادہ ایک سال میں ہم areas lease out نہیں کر سکتے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جی، کوئی maximum نمبر نہیں ہے اس میں دو چیزیں ہیں، ایک تو سیمنٹ فیکٹریز کے لئے ہے اس کی شرائط اور قواعد و ضوابط علیحدہ ہیں اور دوسرا جو individuals کو چھوٹے ٹھیکہ جات دیئے جاتے ہیں ان کی terms and conditions علیحدہ علیحدہ ہیں وہ باقاعدہ نیلامی سے پہلے مشتہر کی جاتی ہیں۔

محترمہ مہوش سلطانیہ: جناب چیئر مین! میرا ایک Supplementary Question ہے۔ میری ایک چھوٹی سی suggestion ہے کہ میرا حلقہ ضلع چکوال ہے وہاں پر بھی یہ limestones and sandstones کی leasing کا بہت زیادہ کام ہوتا ہے۔ میری متعلقہ محکمہ کو ایک تجویز ہے کہ ہمیں ایک study کرنی چاہئے کہ ہمارے پاس maximum کتنے limestones and sandstones کے ذخائر موجود ہیں 20 years and where we stand after 20 years ہو سکتا ہے کہ ہم اگلے سارے areas lease out کر رہے ہیں اور بیس سال کے بعد شاید ہمارے پاس کوئی ذخیرہ ہی موجود نہ ہو اور اس حساب سے ہمیں تھوڑا سا study کر کے اس کے مطابق اپنے ذخیرے کو utilize کرنا چاہئے۔ بہت شکریہ

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئر مین! محترمہ کی جو تجویز ہے وہ بالکل ٹھیک ہے ہمیں government level اور بالخصوص departmental level پر یہ کام کرنے چاہئیں۔ میں آپ کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس وقت محکمہ کی mineral policy پر کام ہو رہا ہے انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد mineral policy دی جائے گی۔ جس میں یہ ساری چیزیں ہوں گی کہ ہماری capacity کتنی ہے اور اس capacity کو ہم کتنا utilize کر سکتے ہیں ان تمام چیزوں کا mineral policy میں ان کا ذکر کیا گیا ہے انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد وہ پالیسی آجائے گی۔

جناب چیئر مین: جی اگلا سوال محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کا ہے وہ اسے پیش کریں۔ جی، محترمہ!

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکر یہ۔ جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 2748 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

کانگنی سے وابستہ مزدوروں کی فلاح کے لئے

حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*2748: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: کیا وزیر کانگنی و معدنیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

حکومت کانگنی سے وابستہ مزدوروں کی فلاح کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے اور ایکسائز ڈیوٹی آن منزلز (لیبر ویلفیئر ایکٹ) 1967 پر کس حد تک عمل کیا جا رہا ہے؟

وزیر کانگنی و معدنیات (جناب عمار یاسر):

پنجاب میں مہینگ انڈسٹری سے منسلک کان کنوں کی فلاح و بہبود کے لئے حکومت پنجاب بذریعہ مائنز لیبر ویلفیئر آرگنائزیشن مندرجہ ذیل اقدامات اٹھا رہی ہے۔
چو آسیدان شاہ اور خوشاب ہسپتال کی جدید بنیادوں پر از سر نو تزئین و آرائش کی جارہی ہیں۔

10 بیڈز پر مشتمل ایک عدد ہسپتال مکڑوال، ضلع میانوالی میں تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔

ٹرائیبل ایریا، تحصیل کوہ سلیمان، ضلع ڈیرہ غازی خان میں مزدوروں کی صحت کے لئے 3 ڈسپنسریاں قائم کی جارہی ہے۔

مہینگ ایریا کے وسط میں ایک عدد 50 بیڈز پر مشتمل ہسپتال بنانے کے لئے فونڈ بلٹی رپورٹ پر کام شروع ہو چکا ہے۔

مائنز حادثات کے ایمر جنسی مریضوں کے لئے پرائیویٹ ہسپتال پینل پر لئے جارہے ہیں۔

کٹھ مصرال ضلع خوشاب میں کان کنوں کی بچیوں کے لئے ایک گرلز ہائی سکول کا قیام عمل میں لایا جا رہا ہے۔

- مزدوروں کی رہائش کے لئے پنجاب کے مختلف اضلاع میں ہاؤسنگ کالونیاں بنائی جا رہی ہیں۔ جس میں پہلے فیز میں 30 گھروں پر مشتمل ہاؤسنگ کالونی پدھراڑ میں 235 ملین کی رقم سے منظور کی گئی ہے۔ جس کی بنیاد جلد رکھی جائے گی۔ دوسرے فیز میں انک، راولپنڈی، جہلم، چکوال، میانوالی، خوشاب، سرگودھا اور ڈیرہ غازی خان میں لیبر کالونیاں بنائی جائیں گی جس کے لئے جگہ حاصل کی جا رہی ہے۔

- کان کنوں کی رہائش کے لئے ان کے کام کی جگہ پر لیبر بیر کس کا قیام میچنگ گرانٹ سے عمل میں لایا جا رہا ہے۔

- کان کنوں کو صاف پانی مہیا کرنے کے لئے بستی ڈاھر، تحصیل کوہ سلیمان، ضلع ڈیرہ غازی خان کے مقام پر فلٹریشن پلانٹ نصب کیا جا رہا ہے۔

حکومت پنجاب ایکسٹری ڈیوٹی آن منرلز (لیبر ویلفیئر ایکٹ) 1967 پر من و عن عمل کر رہی ہے۔

جناب چیئر مین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب چیئر مین! پہلے تو انتہائی افسوس کے ساتھ مجھے یہ کہنا پڑ رہا ہے کہ اس حکومت کو تقریباً تین سال ہو گئے ہیں اور جب بھی میں نے کسی بھی department میں کوئی بھی سوال کیا ہے تو اس کا ہمیشہ مجھے ایک ہی جواب ملا ہے کہ منصوبے پر کام جاری ہے کبھی مجھے یہ سننے میں نہیں آیا کہ یہ منصوبہ جو ہے اس کی inauguration اگلے ہفتے میں ہے یا کل ہوگی جو بھی inauguration ہوئی وہ ہماری پرانی تختیوں پر ہی ہوتی جا رہی ہے لیکن کبھی بھی مجھے یہ سننے کو نہیں ملا کہ کوئی نیا منصوبہ پایہ تکمیل پر پہنچ چکا ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ 10 بیڈز پر مشتمل ایک عدد ہسپتال مکروال ضلع میانوالی میں تکمیل کے آخری مراحل میں ہے اس ہسپتال کی تعمیر کب شروع ہوئی، اب تک کتنی مدت گزر چکی ہے اور ہسپتال پر اب تک کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئر مین! یہ fresh question بتاتا ہے کہ ایک ہسپتال کب شروع ہوا، کتنا مکمل ہوا، کتنی رقم خرچ ہوئی، کتنی

بقایا ہے، کب تک ہوگا؟ یہ ایک specific سوال ہے جو کہ آپ نے ابھی کیا ہے اس کا specific جواب میں آپ کو دے رہا ہوں۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: اس کا جواب یہ ہے کہ یہ ہسپتال تکمیل کے آخری مراحل میں ہے تو جب کوئی چیز تکمیل کے آخری مراحل میں ہوتی ہے تو اس کی obviously ساری چیزیں پاس ہوتی ہیں کہ اس پر کیا لاگت آئی، یہ کب مکمل ہوگا؟ یہ ساری information جو ہے وہ کب تک ملے گی؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): اگر آپ نے سوال میں یہ فرمایا ہے تو میں ضرور اس کا جواب دیتا لیکن جب تکمیل کے آخری مراحل کا ذکر کیا گیا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ near completion اور جو منصوبے ہمارے near completion ہوں ہماری کوشش یہ ہوگی کہ اس مالی سال میں ان کو مکمل کیا جائے۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال بھی محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کا ہے وہ اسے پیش کریں۔ جی، محترمہ! محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب چیئرمین! میں اب کیا سوال کروں سوال تو بہت آسان سا تھا لیکن جواب جو ہے وہ بڑا گھما پھرا کر دیا گیا۔

جناب چیئرمین: آپ اپنا سوال نمبر بتادیں۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: میرا سوال نمبر 2756 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

حکومت پنجاب کا معدنیات نکالنے سے متعلقہ تفصیلات

*2756: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: کیا وزیر کانکنی و معدنیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا حکومت نے صوبہ بھر میں معدنیات نکالنے کے لئے کوئی سروے کروایا ہے تو اس کی تفصیل بیان کی جائے؟

(ب) صوبہ بھر میں زیر زمین کونسی مشہور دھاتیں پائی جاتی ہیں، ان کی تفصیل بیان فرمائیں؟

وزیر کانکنی و معدنیات (جناب عمار یاسر):

(الف) پنجاب میں زیادہ تر پائی جانے والی معدنیات میں نمک، چونے کا پتھر، کونلہ، جپسم، فائر ککے، سیلکا سیٹھ، ڈولومائٹ، خام لوہا (تہہ دار)، خام لوہا (آتش فشانی)، باکسائیٹ، سینٹو نائیٹ، سینٹسٹون، فلزات تھ اور عام ریت و گریول / پتھر وغیرہ شامل ہیں۔

عام ریت و گریول / پتھر اور سینٹسٹون وغیرہ ادنیٰ معدنیات کہلاتی ہیں جو کہ سطح زمین پر دستیاب ہیں۔ جن کا باقاعدہ سروے کر کے نقشہ جات تیار کئے جاتے ہیں اور معدن کی کوالٹی، مارکیٹ اور رسد طلب کی بنیاد پر ہر رقبہ کی ریزرو پرائس مقرر کی جاتی ہے اور حسب قواعد پنجاب معدنی مراعاتی قوانین مجریہ 2002 کے تحت شفاف طریقہ سے نیلام عام میں حاصل ہونے والی سب سے زیادہ بولی کے مطابق پٹہ جات عرصہ دو (2) سال کے لئے عطا کئے جاتے ہیں۔

جب کہ پنجاب میں پائی جانے والی دوسری مذکورہ بالا معدنیات مختلف پہاڑی علاقہ جات میں پائی جاتی ہیں جن کی بابت جیالوجیکل سائنسز، سروے اور سٹریٹجک کاہمہ وقت جائزہ لیا جاتا ہے۔ جو کہ ان معدنیات کی موجودگی کی بابت ابتدائی معلومات مہیا ہونے کا مرحلہ طریق کار ہے۔ ان معلومات کی بنیاد پر مذکورہ معدنیات کے پٹہ جات حسب قواعد مذکورہ بالا عطا کئے جاتے ہیں۔ ان قوانین کی روشنی میں معدنیات کی عملی تلاش اور ترقی کا کام پرائیویٹ سیکٹر / پٹہ داران کے ذریعے کی جاتی ہے۔ تاہم ایسے علاقہ جات جہاں پر پرائیویٹ سیکٹر سرمایہ کاری کرنے کا خطرہ مول نہیں لیتا وہاں پر حکومتی سطح پر سالانہ ترقیاتی پروگرام میں مختص کردہ فنڈز کی مدد سے معدنیات کی تلاش کی سکیمنیں بنائی جاتی ہیں۔ اس سلسلے میں سال 2003 سے 2017 تک درج ذیل سروے مکمل کئے گئے ہیں۔

- (i) کونلہ کی تلاش نزد کلر کہا، وسنال، میانی علاقہ جات وغیرہ ضلع چکوال
- (ii) کونلہ کی تلاش نزد پدھراڑ، لانی علاقہ جات وغیرہ ضلع خوشاب
- (iii) کونلہ کی تلاش نزد نوشہرہ، مردوال، اوچھالی علاقہ جات وغیرہ ضلع خوشاب
- (iv) کونلہ کے ذخائر بمقام سالٹ رینج کا تخمینہ
- (v) جیوفزیکل سروے بمقام چنیوٹ، سرگودھا، شیخوپورہ، نکانہ صاحب، حافظ آباد، لاہور، قصور برائے خام لوہا (آتش فشانی) و دیگر دھاتی معدنیات جب

کہ درج ذیل سروے کا آغاز سالانہ ترقیاتی پروگرام 2019 تا 2021 میں شامل ہے:

- (vi) پلیسرس گولڈ کے ممکنہ ذخائر کی موجودگی ازاں دریائے سندھ بمقام غازی تا اٹک خورد
- (vii) صنعتی و دیگر معدنیات کے ممکنہ ذخائر کی موجودگی بمقام کوہ سلیمان، ضلع ڈیرہ غازی خان و راجن پور۔

(ب) صوبہ پنجاب میں زیادہ تر خام لوہا (تہہ دار) بطور دھاتی معدن ضلع میانوالی اور ڈیرہ غازی خان میں پایا جاتا ہے۔ جس کی نکاسی کے لئے پنجاب معدنی مراعاتی قوانین بذریعہ 2002 کے تحت پتاجات عطا شدہ ہیں جن سے خام لوہے کی نکاسی کا عمل جاری ہے اور اس کا استعمال سیمنٹ کی پیداوار میں استعمال میں لایا جا رہا ہے۔

جبکہ خام لوہا (آتش فشانی) بطور دھاتی معدن کی موجودگی بمقام چنیوٹ / سرگودھا کی تصدیق بذریعہ بین الاقوامی معیار کے جیالوجیکل، جیوفزیکل سروے، ڈرلنگ اور تجربیہ لیبارٹریز سے ہوئی ہے۔ اس دھاتی معدن / خام لوہا (آتش فشانی) کے ساتھ تانبے اور سونے کے آثار بھی موجود ہیں۔ جن کی مقدار اور معیار کے بارے میں حتمی رپورٹ آنا پاتی ہے۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب چیئرمین! سوال بہت مختصر سا تھا مگر اس کا جواب بہت گھما پھرا کر دیا گیا لیکن proper جواب تو پھر بھی نہیں آیا سوال یہ ہے کیا حکومت نے صوبہ بھر میں معدنیات نکالنے کے لئے کوئی سروے کروایا ہے اور کیا پلیسرس گولڈ کے کچھ دریافت ہوئے ہیں کہ نہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): آپ ذرا غور سے محترمہ کا سوال بھی دیکھ لیں اور اس کا جواب جو میں نے detail سے دیا ہے میں اس کو دوبارہ پڑھ دیتا ہوں تاکہ ان کی تسلی ہو جائے۔ پنجاب میں زیادہ تر پائی جانے والی معدنیات میں نمک، جوئے کا پتھر، کولمہ، چیسیم، فائرکے، سیلکا سیٹھ، ڈولومائیٹ، خام لوہا (تہہ دار)، خام لوہا (آتش فشانی)، بکسائیٹ، مینٹونائیٹ، سینڈسٹون، فلوزار تھا اور عام ریت و گریول / پتھر وغیرہ شامل ہیں۔ عام ریت و گریول / پتھر اور سینڈسٹون وغیرہ ادنیٰ معدنیات کہلاتی ہیں جو کہ سطح زمین پر دستیاب ہیں۔ یہ ساری

detail دی ہوئی ہے اگر آپ جواب پہلے سے پڑھ لیں تو میرے خیال میں جو سوال آپ نے کیا ہوا ہے اس کے مطابق آپ کی تسلی ہو جائے گی۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب چیئر مین! کیا پلیسز گولڈ کے کوئی ذخائر دریافت ہوئے ہیں کہ نہیں، اس کا جواب آپ مجھے دے دیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جب وہاں پر کام ہو رہا ہے تو ظاہری بات ہے وہاں ذخائر ہوں گے جب ہمیں وہاں ثابت ہو گیا تو انشاء اللہ آپ کو آگاہ کر دیں گے لیکن جواب میں ہم نے آپ کو بتایا ہے کہ جہاں جہاں ہم کام کر رہے ہیں وہ باقاعدہ طور پر میں نے تفصیل کے ساتھ بتایا ہے لیکن problem یہ ہے کہ آپ نے جواب پڑھا نہیں ہے ابھی آپ پڑھ رہی ہیں آپ ایک دفعہ غور سے پڑھ لیں تو آپ کی تسلی ہو جائے گی۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جو آپ کہہ رہے ہیں ٹھیک ہی ہو گا۔

جناب چیئر مین: راجہ صاحب! محکمہ معدنیات کے سوالات کے جوابات دے رہے ہیں۔ وزیر معدنیات موجود نہیں ہے لہذا البقیہ سوالات کو pending کیا جاتا ہے جب وہ موجود ہوں گے تو خود جواب دیں گے۔۔۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

صوبہ میں معدنیات کے ذخائر اور ٹھیکہ جات سے متعلقہ تفصیلات

93: چودھری اشرف علی: کیا وزیر کا کئی و معدنیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ میں کون کون سی معدنیات کن کن مقامات سے نکالی جا رہی ہیں؟

(ب) صوبہ میں سال 2016-17 اور سال 2017-18 کے دوران کن کن افراد یا کمپنیوں کو

ادنی معدنیات کے پٹہ جات، سماں سکیل کے تحت اعلیٰ معدنیات کے پٹہ جات اور لارج

سکیل کے تحت اعلیٰ معدنیات کے پٹہ جات دیئے گئے اور مذکورہ سالوں میں کتنی

آمدن حاصل ہوئی؟

(ج) حکومت ان معدنیات سے آمدن کو بڑھانے اور نئے ذخائر دریافت کرنے کے لئے کون سے اقدامات اٹھا رہی ہے تفصیلات سے آگاہ کریں؟

وزیر کا کنفی و معدنیات (جناب عمار یاسر):

(الف) صوبہ پنجاب میں مختلف اقسام کی معدنیات پائی جاتی ہیں جن میں چکنی مٹی، باکسائٹ، بٹونائٹ، چائنہ کلمے، کول، فائر کلمے، فلر زار تھ، جپسم، آئرن، لیٹریٹ، لائٹ سٹون، راک سالٹ، سلیکا سیٹڈ اور اوکر کے ذخائر ضلع انک، چکوال، راولپنڈی، جہلم، خوشاب، میانوالی، سرگودھا اور ڈی جی خان میں پائے جاتے ہیں جبکہ صوبہ پنجاب کے تمام اضلاع میں ادنی معدنیات میں ریت / گھس، سیٹڈ سٹون، سیٹڈ گریول اور گریول نکالی جا رہی ہیں۔

(ب) صوبہ پنجاب میں سال 2016-17 اور سال 2017-18 میں ادنی معدنیات کے تحت مختلف افراد / کمپنیوں کو پٹہ جات بذریعہ نیلام عام عطا کئے گئے جبکہ سال اور لارج سکیل کے تحت اعلیٰ معدنیات کے پٹہ جات مختلف افراد / کمپنیوں کو عطا کئے گئے جن کی تفصیل ضمیمہ "الف، ب، ج" تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مذکورہ سالوں میں ادنی معدنیات سال اور لارج سکیل کی مد میں درج ذیل آمدن ہوئی۔

نمبر شمار	سال 2016-17 (روپوں میں)	سال 2017-18 (روپوں میں)
1- ادنی معدنیات	3,29,20,18,098	5,61,30,25,707
2- سال سکیل	1,031,601,094,00	1,743,960,690,00
3- لارج سکیل	1,719,581,513	1,736,163,352

(ج) حکومت پنجاب سال سکیل معدنیات کی آمدن کو بڑھانے کے لئے surface/underground proved معدنیات بذریعہ نیلام عام الاٹ کر رہی ہے۔ ان پٹہ جات کی نیلامی سے حکومت کی آمدن میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے۔ مزید یہ کہ کوئلہ اور لائٹ سٹون کے رائلٹی ریٹس بڑھانے کے لئے بھی حکومت کو تجویز دی جا رہی ہے جبکہ ادنی معدنیات کے ذخائر سطح زمین پر موجود ہوتے ہیں اور انہیں دریافت کرنے کی ضرورت نہ ہوتی ہے۔ ادنی معدنیات کی آمدن بڑھانے کے لئے قوانین میں تبدیلی لائی گئی ہے جس

سے آمدن میں خاطر خواہ اضافہ ہو رہا ہے۔ تاہم معدنیات کی آمدن میں اضافے کا زیادہ دار و مدار صوبہ میں ہونے والے ترقیاتی کاموں اور CPEC کے کام کی رفتار پر ہے۔

چینیوٹ میں دریافت ہونے والے مختلف معدنیات کے ذخائر

کی تلاش اور ٹھیکہ جات سے متعلقہ تفصیلات

94: چودھری اشرف علی: کیا وزیر کانکنی و معدنیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چینیوٹ میں دریافت ہونے والے مختلف معدنیات کے ذخائر کی بین الاقوامی معیار کے مطابق تلاش، ان ذخائر کی مقدار اور دیگر تفصیلات کے لئے ٹھیکہ عوامی

جمہوریہ چین کی کمپنی میٹلر جیکل کارپوریشن آف چائنا (MCC) کو 2014 میں دیا گیا تھا؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ تلاش کا یہ کام اکتوبر 2015 تک مکمل ہونا تھا اور فروری 2016 تک رپورٹ آئی تھی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ 18000 مربع کلومیٹر پر محیط رقبہ جو کہ سرگودھا، چینیوٹ، فیصل

آباد، ننگانہ صاحب، شیخوپورہ، لاہور اور قصور کے اضلاع میں واقع ہے کے جیوفزیکل

سروسز Geophysical Services کا ٹھیکہ مئی 2013 میں جیو کو جیکل سروے آف

پاکستان (GSP) کو دیا گیا تھا؟

(د) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو اب تک کی تلاش کے نتیجے میں کون کون سی

معدنیات اور دھاتیں کتنی کتنی مقدار میں دریافت ہوئی ہیں مکمل تفصیلات سے آگاہ کریں؟

وزیر کانکنی و معدنیات (جناب عمار یاسر):

(الف) درست ہے اپریل 2014 میں پی ایم سی نے بین الاقوامی چائنہ میٹلر جیکل کارپوریشن

(ایم سی سی) کو چینیوٹ رقبہ میں لوہے اور متعلقہ منسلک معدنیات کے وسائل کے تخمینہ

لاگت کے لئے کنٹریکٹ منتخب کیا۔

(ب) درست ہے۔

(ج) جی ہاں! یہ درست ہے کہ 18000 مربع کلومیٹر پر محیط رقبہ جو کہ سرگودھا، چینیوٹ،

فیصل آباد، ننگانہ صاحب، شیخوپورہ، لاہور اور قصور کے اضلاع میں واقع ہے کے جیو

فزیکل سروسز کا ٹھیکہ مئی 2013 میں ڈائریکٹر جنرل شعبہ کان کنی اور معدنیات نے جیو لو جیکل سروسز آف پاکستان کو دیا تھا۔

(د) اب تک کی تلاش کے نتیجے میں چنیوٹ اور رجوہ پراجیکٹ پر کینڈین کمپنی BAW کی جانب سے ایک آزاد QP کی حیثیت سے بین الاقوامی معیار کی رپورٹ (101-143N) کے مطابق تقریباً 149 ملین ٹن کے ذخائر دریافت ہونے ہیں جن کے وسائل کا تخمینہ 4-5 بلین امریکی ڈالر کا ہے۔

ماننز لیبر ویلفیئر ہسپتال پی پی۔79 سرگودھا سٹاف سے متعلقہ تفصیلات

497: رانا منور حسین: کیا وزیر کان کنی و معدنیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) چک نمبر 119 جنوبی سرگودھا میں ماننز لیبر کے ہسپتال کی تفصیل سے آگاہ کریں؟
(ب) ماننز لیبر ویلفیئر ہسپتال چک نمبر 119 جنوبی پی پی 79 ضلع سرگودھا میں کتنا سٹاف بھرتی کیا گیا ہے، کتنی اسامیاں خالی ہیں اور ہسپتال میں موجود تمام شعبہ ہائے پوری طرح کام کر رہے ہیں؟

(ج) ہسپتال میں ماننز اینڈ منرلز کے مزدوروں کے ساتھ ساتھ عام لوگوں کو بھی ادویات کی فراہمی اور چیک اپ کی سہولت، مریضوں کے داخلہ کی سہولت اور مزدوروں کے گائنی وارڈ بنانے کا ارادہ حکومت رکھتی ہے نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر کان کنی و معدنیات (جناب عمار یاسر):

(الف) ماننز لیبر ویلفیئر ہسپتال چک نمبر 119 جنوبی، تحصیل سلانوالی میں 20 کنال رقبے پر واقع ہے۔ یہ 10 بیڈ کا ہسپتال 16-2015 میں آپریشنل ہوا۔ یہ ہسپتال اس علاقے میں کام کرنے والے مائن مزدوروں اور ان کی فیملی کو صحت کی مفت سہولیات فراہم کر رہا ہے۔
(ب) اس ہسپتال میں 25 عدد سٹاف بھرتی کیا گیا ہے۔ 6 اسامیاں خالی ہیں اور اس ہسپتال میں موجود شعبہ جات آوٹ ڈور، ان ڈور، 24 گھنٹے ایمر جنسی، الٹراساؤنڈ، لیبارٹری ٹیسٹ، ایکس رے، ای سی جی اور ایمبولینس سروس پوری طرح کام کر رہے ہیں۔

(ج) اس ہسپتال میں مائٹن مزدوروں کے علاوہ عام لوگوں کو ایمر جنسی کی صورت میں طبی امداد مہیا کی جاتی ہے۔ اس ہسپتال میں گائنی کی سہولت بھی میسر ہے۔

پنجاب مائٹن ویلفیئر بورڈ کی کارکردگی اور اسکے ممبران کے تعین سے متعلقہ تفصیلات

760: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: کیا وزیر کا کئی و معدنیات اذراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا صوبہ بھر میں مائٹن ویلفیئر بورڈ موجود ہے اگر ہے تو اس کی کارکردگی کیا ہے تفصیل بیان فرمائیں؟

(ب) مائٹن ویلفیئر بورڈ کے ممبران کا تعین کرنے کا کیا طریق کار ہے اور کیا اس بورڈ میں مزدوروں کے نمائندے بھی شامل ہیں؟

(ج) مائٹن ویلفیئر بورڈ کے ایک سال میں کتنے اجلاس کا انعقاد ضروری ہے حالیہ اجلاس میں اس بورڈ کے فیصلوں اور اقدامات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر کا کئی و معدنیات (جناب عمار یاسر):

(الف) جی ہاں! صوبہ پنجاب میں ایکسائز ڈیوٹی آن منرلز (لیبر ویلفیئر) ایکٹ 1967 کی دفعہ 8

اور ایکسائز ڈیوٹی آن منرلز (لیبر ویلفیئر) (پنجاب) قواعد 1971 کے قاعدہ نمبر 3 کے

تحت مائٹن ویلفیئر بورڈ موجود ہے۔ اب تک بورڈ کے 147 اجلاس منعقد ہو چکے ہیں۔ جن

میں 112 منصوبے کان کنوں کی فلاح کے لئے منظور کئے گئے۔ جن میں صاف پانی کی

سکیمیں، ہسپتال و ڈسپنسری کے قیام، مزدوروں کی رہائشی سکیمیں، مزدوروں کے لئے

تفریحی ہال کا قیام شامل ہیں۔

(ب) ایکسائز ڈیوٹی آن منرلز (لیبر ویلفیئر) (پنجاب) رولز 1971 کے قاعدہ 3 کے تحت سہ

فریقی بورڈ کی تشکیل اور اس کے ممبران کے تعین کا طریق کار اس طرح ہوتا ہے۔

(1) مندرجہ ذیل چار ممبران حکومت پنجاب کی نمائندگی کرتے ہیں:

1- سیکرٹری مائٹن اینڈ منرلز چیئرمین

2- مائٹن لیبر ویلفیئر کمشنر وائس چیئرمین

3- چیف انسپکٹر آف مائٹن ممبر

4- فنانس ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے نامزد کردہ نمائندہ

ممبر

- (2) چار ممبران لیز ماکان کی نمائندگی کرتے ہیں (جن میں ایک خاتون بھی شامل ہوتی ہے ممبر کی نامزدگی حکومت پنجاب کرتی ہے)
- (3) چار ممبران کالونوں کی نمائندگی کرتے ہیں۔ (جن میں ایک خاتون بھی شامل ہوتی ہے ممبر کی نامزدگی حکومت پنجاب کرتی ہے)
- (ج) ایکسائز ڈیوٹی آن منرلز (لیبر ویلفیئر) (پنجاب) قواعد 1971 میں اس بات کا تعین نہیں ہے کہ سال میں اس بورڈ کے کتنے اجلاس منعقد کئے جانے چاہئیں۔ البتہ سال 19-2018 میں 3 اجلاس منعقد ہوئے جبکہ آخری اجلاس مورخہ 11.07.2019 کو ہوا اور اس میں مز دوروں کی فلاح کے لئے جو فیصلے کئے گئے ان کی تفصیل ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

شیخ علاؤ الدین: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، شیخ علاؤ الدین!

مانگامنڈی میں کھیتوں پر پراپرٹی ٹیکس ختم کرنے کا مطالبہ

شیخ علاؤ الدین: جناب چیئرمین! میں ایک اہم مسئلہ کی جانب آپ کی اور ایوان کی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ آپ بھی سن کر حیران ہوں گے کہ لاہور کے قریب موضع جات میں ایک مانگامنڈی بھی ہے۔ یہ لاہور سے 30 کلومیٹر دور ہے۔ یہ دیہاتی علاقہ ہے جہاں سبزیاں کاشت ہوتی ہیں۔ یہ صرف مانگامنڈی کی بات نہیں ہے۔ میں ہاؤس میں alarming بات کر رہا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ منسٹر صاحبان اس کو دیکھیں کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔ معلوم نہیں کس اتھارٹی نے اس کو اربن قرار دے کر پراپرٹی ٹیکس لگا دیا ہے۔ میں ابھی ثابت کر سکتا ہوں کہ وہاں پر کاشت ہو رہی ہے اور سبزیاں لگی ہوئی ہیں۔ لاء منسٹر صاحب کسی کو deputee کر دیں میں اپنا آدمی بھیجتا ہوں جا کر ملاحظہ

کر لیں۔ اس کو اربن قرار دے کر اس پر پراپرٹی ٹیکس لگا دیا گیا ہے۔ وہاں کھیتوں پر پراپرٹی ٹیکس لگا دیا گیا ہے جبکہ پراپرٹی ٹیکس کی بنیاد یہ ہے کہ وہاں پر میونسپل کی پوری سہولیات فراہم کی جائیں اور وہاں پر سڑکیں ہونی چاہئیں۔ پہلے ہی زرعی ٹیکس اور land based tax آپ بھی دے رہے ہیں اور میں بھی دے رہا ہوں اور ہاؤس میں بے شمار ممبران دے رہے ہیں۔ وہاں پر پراپرٹی ٹیکس کے notices آئے ہیں، چالان آئے ہیں اور مجھے بھی آئے ہیں۔ میں حیران اس بات پر ہوں کہ ہم زمینداروں کے ساتھ یہ کیا کرنے لگے ہیں کہ کھیت جہاں سبزیاں اگ رہی ہیں وہاں پراپرٹی ٹیکس لگا دیا گیا ہے۔ آج آپ ایک کمیٹی بنائیں اور پھر مجھے بتائیں۔ آپ کو بھی معلوم ہے کہ double taxation نہیں ہو سکتی۔ یہاں پہلے ہی land based and agriculture based double taxation ہو رہی ہے۔ ہم سب زمیندار ٹیکس دے رہے ہیں۔ اب اس پر پراپرٹی ٹیکس آیا ہے تو میں حیران رہ گیا کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔ پراپرٹی ٹیکس کھیت پر کیسے لگ سکتا ہے جہاں پر سبزیاں اور گنا لگا ہوا ہے۔ آپ اس پر ایک کمیٹی بنائیں اور گورنمنٹ سے جواب لیں کہ یہ کیا ہو رہا ہے؟ اگر میں ثابت نہیں کروں گا تو میں استعفیٰ دے دوں گا۔ مجھے سمجھ نہیں آرہی کہ یہ ٹیکس کیسے لگا ہے؟ مجھے کوئی منسٹر بتا دے کہ یہ ٹیکس کیسے لگ سکتا ہے؟

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! منسٹر ایکسٹرا اینڈ ٹیکسیشن تشریف نہیں رکھتے لیکن انہوں نے جوابات کی ہے قابل غور ہے۔ اس پر یہ تحریک التوائے کارپس کر دیں تو اس پر ہاؤس میں بحث بھی ہو جائے گی۔ یہ جائز بات کر رہے ہیں لیکن اس کو طریق کار کے تحت کریں تاکہ ہمارے منسٹر ایکسٹرا اینڈ ٹیکسیشن یہاں آکر اس کا جواب دیں۔

شیخ علاؤ الدین: جناب چیئرمین! میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ میری بات سمجھ گئے ہیں۔ میں بھائی ظہیر الدین سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کتنی تحریک التوائے کار ہیں جن کا جواب نہیں آیا۔ میں نے تو تحریک التوائے کار دینی ہی بند کر دی ہیں کہ جس کا جواب آیا اور اس پر action ہوا۔ میں نے جو بات کہی ہے یہ alarming بات ہے۔ یہاں تحریک التوائے کار نہیں آئی اور نہ جواب آتا ہے۔ میری تحریک التوائے کار پر تین تین سال سے جواب نہیں آیا۔ بھائی ظہیر الدین کیا بات

کر رہے ہیں؟ میں نے تو زمیندار کی بات کی ہے۔ زمیندار تو پہلے ہی مر چکا ہے اور آپ اس پر پراپرٹی ٹیکس لگا رہے ہیں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! شیخ صاحب بجا فرما رہے ہیں۔ ہم ان کے مشکور ہیں یہ ہمیشہ صحیح بات کرتے ہیں۔ آپ کی تحریک التوائے کار اگر جمع ہیں تو اسمبلی کا پانچ سال کا on going process ہے اس کے اندر ان شاء اللہ آجائیں گی۔ یہاں سیکرٹری بھی تشریف رکھتے ہیں۔ میں یہاں آپ کی وساطت سے ان سے گزارش کروں گا کہ ان کی تحریک لائی جائیں اور dispose of کرنے سے احتراز کیا جائے اور اس طرح نہ کیا جائے۔ یہ بجا فرما رہے ہیں کہ double taxation نہیں ہوتی لیکن اس معاملے کو فوری طور پر اسی طرح دیکھا جاسکتا ہے۔ میں یہ گزارش کروں گا کہ آپ اس معاملہ پر تحریک التوائے کار دے دیں۔

شیخ علاؤ الدین: جناب چیئرمین! آپ جو فیصلہ کریں گے وہ مجھے منظور ہو گا۔ اب میں بھائی ظہیر الدین کو کیا کہوں کہ وہ کہتے ہیں کہ “Don't tell your father how a baby comes in the world” یہ مجھے بتا رہے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں قطع کلامی کی معذرت چاہتا ہوں۔ اگر آج ہی شیخ صاحب تحریک التوائے کار دے دیں۔ آپ اس کو پرسوں out of turn لے لیں ہم اس کا جواب دے دیں گے۔

شیخ علاؤ الدین: جناب چیئرمین! میں چیلنج کرتا ہوں کہ پرسوں جواب نہیں آتا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! یہ ابھی دے دیں تو ہم پرسوں جواب دیں گے۔ میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ شیخ صاحب میرے لئے قابل احترام ہیں۔ آپ کا یہ فرمانا کہ میں ان منسٹرز کو چیلنج کرتا ہوں کہ ان کو کیا پتا ہے۔ یہ معاملہ محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کا ہے۔ یہ ابھی تحریک التوائے کار دیں پرسوں اس پر بات کر لیں گے۔

شیخ علاؤ الدین: جناب چیئرمین! میں اگر precedent سے باہر بات کر رہا ہوں تو آپ مجھے باہر نکال دیں۔ میں ابھی خود چلا جاؤں گا۔ میں precedent پر بات کر رہا ہوں کہ بے شمار precedents ہیں کہ جہاں معزز ممبر نے alarming situation پر پوائنٹ آف آرڈر لیا۔ اب

یہ تو delaying tactics ہیں کہ اسمبلی کتنی چل رہی ہے۔ ہفتے میں دو دن اسمبلی چلتی ہے اور یہاں بیٹھنا پڑتا ہے۔ میری آٹھ آٹھ مہینے کی محنت اور dictation کا بیڑہ غرق کر کے lapse کر دیتے ہیں۔ آپ سوچ ہی نہیں سکتے کہ اس کے بعد کس طرح ان کو لایا جاتا ہے۔ پچھلے تین سال میں میرا جتنا اسمبلی بزنس ہے وہ سارا خراب ہوا ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ کسی نے زیادتی کی rules ایسے ہیں۔ آج ہمارے بھائی لاء منسٹر صاحب نے جوابات ابھی کی ہے۔ یہ معاملہ عوام کے بہت خلاف ہے۔ آپ ابھی وہاں کسی کو بھیج دیں۔ میں کہتا ہوں کہ اگر میں پانچ منٹ میں ثابت نہ کروں کہ انہوں نے کھیتوں پر پراپرٹی ٹیکس لگا دیا ہے۔ میں استعفیٰ دے دوں گا اور میں یہ تیسری دفعہ کہہ رہا ہوں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئر مین! مجھے سمجھ نہیں آرہی کہ شیخ صاحب اتنے سینئر سیاستدان ہو کر کہتے ہیں کہ ابھی کریں۔ یہ ابھی تب ہو گا جب متعلقہ منسٹر موجود ہوں گے۔ میں نے out of turn کی بات کی ہے کہ ہم اس کا جواب out of turn دیں گے۔

شیخ علاؤ الدین: جناب چیئر مین! وزیر قانون ہر فن مولا ہیں۔ انہوں نے آج بھی محکمہ معدنیات کے جوابات دیئے ہیں۔ یہ آب حیات ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئر مین! یہ میری ذمہ داری ہے۔ اس سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ میں اپنی ذمہ داری سے انحراف نہیں کر سکتا۔
شیخ علاؤ الدین: جناب چیئر مین! یہ بھی لاء منسٹر صاحب کی ذمہ داری ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئر مین! میں نے کہا ہے کہ میں پرسوں اس کا جواب دوں گا۔
جناب چیئر مین: آپ تشریف رکھیں۔

شیخ علاؤ الدین: جناب چیئر مین! میں کسانوں سے دوٹ لے کر آیا ہوں اس لئے ان کی بات کر رہا ہوں۔ آپ کو بھی معلوم ہے کہ میں صحیح کہہ رہا ہوں۔ ستر اٹنے جیسے کہا تھا اسی طرح ہاؤس میں ایک بندہ بیٹھا ہے جو سب جانتا ہے۔ آپ اس پر دو منٹ میں فیصلہ کر سکتے ہیں۔ آپ نے تو مہربانی کر دی۔

جناب چیئر مین: جی، رانا محمد اقبال خان!

رانا محمد اقبال خان: جناب چیئر مین! ہاؤس کے معزز ممبران کے notice میں یہ بات آئی ہے کہ یہ ظلم اور زیادتی ہو رہی ہے۔ اگر یہ اس بات پر notice نہیں لے سکتے تو پھر ہم کیا کہیں گے۔ انہوں نے جو بات کہی ہے فارسی میں تو نہیں کہی جو انہیں سمجھ نہ آئی ہو۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئر مین! مجھے انتہائی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ایک سابق سپیکر اور انتہائی سینئر پارلیمنٹیرین یہاں پر کھڑے ہو کر اسی وقت اس چیز کا جواب مانگ رہے ہیں کہ جس کا یہاں پر منسٹر موجود نہیں ہے جبکہ حکومت کی طرف سے یہ undertaking آرہی ہے کہ آپ ابھی لکھ کر دیں ہم انشاء اللہ تعالیٰ پر سوں اس کا جواب دیں گے۔ یہ کوئی طریق کار نہیں ہے کہ آپ جس بات پر کھڑے ہو جائیں اور اس پر اسی وقت جواب لیا جائے۔ آپ ہاؤس کو dictate نہیں کر سکتے۔ اس ہاؤس کو قواعد و ضوابط کے مطابق چلانا ہے۔ یہ کوئی طریق کار نہیں ہے۔

رانا محمد اقبال خان: جناب چیئر مین! انہوں نے کوئی غلط مطالبہ نہیں کیا۔ انہوں نے کوئی غلط بات نہیں کی۔ انہوں نے کوئی زیادتی کی بات نہیں کیا وہ کہہ رہے ہیں کہ ہمارے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے ظلم ہو رہا ہے اور آپ اس کا notice نہیں لے رہے۔ یہ بڑے افسوس کی بات ہے۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب چیئر مین! رانا اقبال اور شیخ علاؤ الدین صاحب دونوں اراکین بڑے معزز ہیں۔ یہ بڑے سینئر سیاستدان ہیں۔ شیخ صاحب ہمیشہ constructive and positive بات کرتے رہے ہیں لیکن بات یہ ہے کہ ایک مسئلہ انہوں نے point out کیا۔ اگر کوئی سوال اچانک آتا ہے تو اس مسئلے کا جواب ہمارے پاس یا لاء منسٹر صاحب کے پاس نہیں ہوتا ہے کیونکہ متعلقہ منسٹر یہاں پر نہیں ہیں، سیکرٹری نہیں ہے اور محکمہ نہیں ہے۔

(اذان عصر)

جناب چیئر مین: جی، میاں محمود الرشید صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب چیئر مین! میں صرف یہی request کر رہا تھا۔

شیخ علاؤ الدین: جناب چیئر مین! میں بات کرنا چاہ رہا ہوں۔

جناب چیئر مین: شیخ صاحب! آپ میری بات سنیں۔ آپ منسٹر صاحبان کے ساتھ direct ہو جاتے ہیں اور ان کی بات کرتے ہیں۔ When you are addressing the Chair۔ پھر Chair کی بات سنیں۔

شیخ علاؤ الدین: جناب چیئر مین! منسٹر صاحب وہ بات کرتے ہیں جس کا میں جواب نہیں مانگ رہا۔ جناب چیئر مین: آپ نے مجھ سے بات کرنی ہے۔

شیخ علاؤ الدین: جناب چیئر مین! میں آپ سے ہی بات کر رہا تھا۔

جناب چیئر مین: آپ مجھ سے نہیں بلکہ direct ان سے cross talk کر رہے تھے حالانکہ آپ بڑے سینئر پارلیمنٹریئر ہیں۔ یہ بات اچھی نہیں ہے۔

شیخ علاؤ الدین: بات یہ نہیں ہے۔

جناب چیئر مین: شیخ صاحب! Listen to me! آپ کا سوال اور complaint بھی آگئی ہے لیکن ہر کام کا ایک طریق کار ہوتا ہے۔ منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ یہ آج ہی تحریری طور پر آگاہ کریں تو ہم آج ہی اس کا جواب دیتے ہیں لیکن آپ کچھ کریں تو سہی کیونکہ ہوا میں تو جواب نہیں آئے گا۔

شیخ علاؤ الدین: جناب چیئر مین! مجھے آپ کی وساطت سے یہ جواب چاہئے۔

جناب چیئر مین: لاء منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ آج ہی لکھ کر دیں تو ہم آج ہی جواب دیں گے۔ اس کے علاوہ آپ کیا چاہتے ہیں؟

شیخ علاؤ الدین: جناب چیئر مین! اس کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ میں آپ کو ثبوت دیتا ہوں۔

جناب چیئر مین: شیخ صاحب! آپ لکھ کر اسمبلی سیکرٹریٹ میں جمع کروائیں کیونکہ زبانی کیا بات ہوگی؟ شیخ علاؤ الدین: جناب چیئر مین! میں آپ کو ثبوت دیتا ہوں۔

جناب چیئر مین: آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں؟ آپ ماشاء اللہ سمجھدار آدمی ہیں۔ پلیز آپ تشریف رکھیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب چیئر مین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئر مین: جی، بولیں۔

جناب صہیب احمد ملک: بہت شکریہ۔ جناب چیئر مین! میرے حلقے کا بڑا اہم issue ہے۔
جناب چیئر مین: شیخ صاحب! I have great respect for you اور آپ جو کہیں گے ہم
آپ کے لئے کریں گے۔

وردن شہر کے ارد گرد علاقے کو دریا کے کٹاؤ سے

محفوظ بنانے کے لئے فوری اقدامات کا مطالبہ

جناب صہیب احمد ملک: جناب چیئر مین! میرے حلقے کا بڑا اہم issue ہے جس کے متعلق میں
نے زیر و آرمیں سوال جمع کروایا ہوا ہے لیکن ابھی یہ urgent ہے اس لئے میں آپ کی وساطت
سے request کروں گا کہ 2018 میں دریا کا کٹاؤ میرے حلقے میں آنا شروع ہو گیا تھا جس کی وجہ
سے روشن پور، گاگا اور کئی کے علاقے مشکلات میں آئے۔ اب زیادہ مسئلہ علاقہ وردن کا ہے کیونکہ
وردن شہر کے ساتھ ساتھ علاقوں کی 24 ہزار آبادی ہے اور محکمہ کا کئی و معدنیات سے متعلق اس کا
جواب بنتا ہے۔ میں اس کا نوٹیفکیشن بھی آپ کے ساتھ share کرتا ہوں جس پر proper
theory بن کر سیکرٹری صاحب کے پاس آئی پھر چیف انجینئر کو بتایا گیا کہ یہ آبادی خطرات میں
بتلا ہے جس پر آج تک کسی قسم کا کوئی action نہ ہوا ہے۔ یہ وردن شہر کا مسئلہ بہت urgent ہے
اس لئے میری آپ کے توسط سے request ہوگی کہ سارے documents with
application ان کو submit کر دیتا ہوں لہذا فوری طور پر اس پر action لیا جائے کیونکہ اگر
دریا کا کٹاؤ وردن کے علاقوں تک پہنچ گیا تو بڑا نقصان ہوگا۔ میری آپ سے request ہوگی کہ اس
پر ruling دے دی جائے تاکہ urgent basis پر کوئی action ہو سکے۔ شکریہ

جناب چیئر مین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئر مین! اس
matter کو چیک کر لیتے ہیں۔

جناب چیئر مین: ملک صاحب! وہ آپ کی بات سے agree کر رہے ہیں۔

رانا منور حسین: جناب چیئر مین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئر مین: جی، رانا منور حسین!

رانا منور حسین: جناب چیئر مین! آج میرا سوال تھا جسے آپ نے pending کر دیا ہے لیکن اس پر میری لاء منسٹر صاحب سے ایک گزارش ہے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئر مین! وہ pending ہو گیا ہے۔

رانا منور حسین: جناب چیئر مین! میں سوال نہیں کر رہا۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): میں عرض کر رہا ہوں کہ گورنمنٹ بزنس چل رہا ہے۔

رانا منور حسین: مجھے پتا ہے لیکن میں سوال نہیں کر رہا۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): سوال pending ہو گیا ہے لیکن اگر یہ پھر سے take up کرنا چاہتے ہیں تو کر لیں۔

رانا منور حسین: جناب چیئر مین! مجھے آپ نے اجازت دی ہے۔ میں عرض کرنا چاہ رہا ہوں کہ ڈسٹرکٹ سرگودھا سے معدنیات کی مد میں تقریباً 10- ارب روپے سالانہ پنجاب حکومت کو income ہوتی ہے۔ وہاں پہاڑیاں کم ہو رہی ہیں کیونکہ زمین سے excavate کر کے پتھر کو نکالا جا رہا ہے۔ وہاں پر بہت سا seepage water اکٹھا ہو رہا ہے جس کو drain کرنے کے لئے کوئی انتظام نہیں کیا جا رہا۔ میں نے متعدد بار منسٹر صاحب، سیکرٹری صاحب اور on the floor of the House یہ request کی ہے کہ polluted water کو drain کرنے کے لئے پورا انتظام کیا جائے جبکہ گورنمنٹ ابھی تک 10- ارب روپے میں سے ایک روپیہ بھی مختص کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ اب یہ پانی چھوٹی نہروں، راجباہوں اور بڑی نہروں میں ڈال کر لوگوں کی زمینیں خراب کر رہے ہیں جبکہ دوسری طرف سڑکیں اتنی بد حالی کا شکار ہیں کہ 16-2015 کے ADP کے mega projects approve تھے ان تمام کو روک دیا گیا ہے اور 30 فیصد جو کام رکا ہوا ہے اس پر مہربانی کریں۔

جناب چیئر مین: جی، آپ تحریک التوائے کار لے آئیں۔

رانا منور حسین: جناب چیئر مین! میں تحریک التوائے کار جمع کروا دیتا ہوں لہذا آپ کل ہاؤس میں out of turn take up کرنے کی اجازت دے دیں۔

جناب چیئر مین: جی، میں کہہ رہا ہوں کہ آپ لے آئیں۔

رانا منور حسین: جناب چیئر مین! میں لکھ کر لے آتا ہوں۔ شکریہ

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب چیئر مین: اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس take up کرتے ہیں۔

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب چیئر مین! پوائنٹ آف آرڈر۔

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لوٹالوٹا" کی نعرہ بازی)

جناب چیئر مین: Order in the House, please توجہ دلاؤ نوٹس جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔ تمام ممبران تشریف رکھیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئر مین! آپ نے مجھے floor دیا ہے اور یہاں پر لوٹوں کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

جناب چیئر مین: محمد طاہر پرویز کا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 742 ہے۔ جی، طاہر صاحب!

(اس دوران جناب ابو حفص محمد غیاث الدین پوائنٹ آف آرڈر کے لئے کھڑے رہے)

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئر مین! آپ نے مجھے floor دیا ہوا ہے لہذا انہیں بٹھایا جائے کیونکہ ان کی حرکتیں ہی لوٹوں والی ہیں۔ (شور و غل)

جناب چیئر مین: جی، طاہر صاحب!

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئر مین! آپ House in order کریں اور "لوٹے کو بٹھائیں"۔

جناب چیئر مین: معزز ممبران سے گزارش ہے کہ جمعہ کے دن فلسطین کے مسئلے پر بات ہونی تھی تو اس دن بھی معزز ممبران فلسطین کے پرچم لے کر آئے تھے اور نعرہ بازی ہوئی تھی تو یہ

honorable ہاؤس ہے، آپ کی عزت بھی اسی سے ہے، ہماری عزت بھی اسی سے ہے اور اس ہاؤس کی عزت بھی ہے۔ Don't make it a fish market. نعرے نہ لگائیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لوٹا" لوٹا" اور

"لوٹے ٹھاہ" کی آوازیں)

جناب چیئر مین: جی، محمد طاہر پرویز!

فیصل آباد، تھانہ رضا آباد کی حدود میں 9 سالہ بچی سے زیادتی

جناب محمد طاہر پرویز: شکریہ، جناب چیئر مین! کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تھانہ رضا آباد فیصل آباد کی حدود میں 9 سالہ لڑکی "کول" کے

ساتھ مورخہ 17- جنوری 2021 کو زیادتی کی گئی اور اس کو بے ہوشی کی حالت میں

پھینک دیا گیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس واقعہ کا مقدمہ درج ہونے کے باوجود کوئی ملزم ابھی تک

گرفتار نہیں ہوا ہے جبکہ ملزمان مدعی کو مقدمہ کی پیروی کرنے پر قتل کی دھمکیاں دے

رہے ہیں، کیا متعلقہ CPO اور SP نے اس بابت کوئی کارروائی کی ہے تو اس کی تفصیلات

سے آگاہ فرمائیں؟

جناب چیئر مین! میں اس حوالے سے تھوڑی سی بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئر مین: جی، فرمائیں!

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئر مین! میری گزارش ہے کہ لاء منسٹر صاحب نے اس مقدمہ

سے متعلق ایس پی صاحب اور ڈی ایس پی صاحب کے ساتھ اپنے دفتر میں میٹنگ کروائی تھی اور

متعلقہ پولیس نے کہا تھا کہ ہم ایک مہینے کے اندر اندر ملزمان کو گرفتار کر لیں گے۔ اس کے بعد میں

نے راجہ صاحب کو request کی تھی کہ اگر پولیس والے وقت مانگتے ہیں تو بالکل انہیں وقت دینا

چاہئے۔ راجہ صاحب نے اس وقت ہاؤس سے اس معاملے کو pending کروایا تھا اور آج پھر یہ

معاملہ ایجنڈے پر آگیا ہے لیکن تاحال کوئی ملزم گرفتار نہیں ہوا۔ میری آپ کی وساطت سے راجہ

صاحب کی خدمت میں گزارش ہوگی کیونکہ انہوں نے on the floor of the House

commitment کی تھی کہ پولیس ملازم کو ایک ماہ کے اندر اندر گرفتار کرنے میں کامیاب ہو جائے گی لیکن آج تک کی رپورٹ ہے کہ ابھی تک ملازم گرفتار نہیں ہو سکے تو اس پر راجہ صاحب ہاؤس کو آگاہ کر دیں۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! معزز ممبر کا یہ فرمانا بالکل درست ہے کہ اس سلسلے میں کوئی پیشرفت نہیں ہو سکی لیکن میں ایک چیز یہاں ضرور عرض کرنا چاہوں گا کہ اس حوالے سے متعلقہ پولیس اور تفتیشی افسران کے ساتھ ایک نہیں بلکہ دو دفعہ معزز ممبر کی موجودگی میں خود میں نے ذاتی طور پر میٹنگ بھی کی ہے مگر اس سلسلے میں مجھے یہ ماننا پڑتا ہے کہ تفتیش میں مزید کوئی پیشرفت نہیں ہوئی اور ملازم گرفتار نہیں ہوئے۔ میں اب بھی معزز ممبر سے یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ ان کے توسط سے ہمارا مدعی فریق سے بھی رابطہ ہوا تھا اور ان سے بات بھی ہوئی تھی لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ملازم کو ڈھونڈنا، trace کرنا اور ان کا چالان عدالت میں پیش کرنا متعلقہ پولیس کی ذمہ داری ہے تاہم بد قسمتی سے اس میں ہمیں ابھی تک کامیابی نہیں ہوئی۔

جناب چیئرمین! اجلاس کے بعد میں معزز ممبر کے ساتھ بیٹھ جاتا ہوں کیونکہ متعلقہ پولیس افسران بھی آئے ہوئے ہیں اور آئندہ تفتیش کا جو بھی لائحہ عمل معزز ممبر طے کریں گے ہم وہ اختیار کرنے کے لئے تیار ہیں کیونکہ ہمارا اور آپ کا مقصد یہی ہے کہ جس خاندان کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے انہیں انصاف دلایا جائے، ملازم کو trace کر کے ان کو سزا دلوانی چاہئے تو انشاء اللہ تعالیٰ ہم ملازم کو گرفتار کریں گے۔ میں پھر یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس میں کوئی ego کا سوال نہیں ہے اور میں خود تسلیم کرتا ہوں کہ اس معاملے میں کوئی پیشرفت نہیں ہوئی لیکن معزز ممبر کی مشاورت سے میں آگے چلنے کے لئے تیار ہوں۔ اگر یہ چاہتے ہیں تو خود اس تفتیش کو oversee کریں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے کیونکہ ہمارا مقصد یہ ہے کہ اس خاندان کو انصاف ملنا چاہئے اور انشاء اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہم کوشش کر رہے ہیں۔ میں معزز ممبر کو بتانا چاہوں گا کہ فرانزک سائنس لیبارٹری میں results کے لئے ہم نے کچھ مواد بھیجا ہوا تھا تو آج ہی میں نے

متعلقہ پولیس افسران کو کہا ہے اور ہوم ڈیپارٹمنٹ کو بھی کہا ہے کہ وہاں سے جلد از جلد reports منگوائیں تاکہ کوئی پیشرفت ہو سکے لیکن میں پھر ایک دفعہ اس بات کے لئے معذرت بھی چاہتا ہوں کہ اس معاملے میں کوئی پیش رفت نہیں ہوئی اور یقین دلاتا ہوں کہ معزز ممبر کی مشاورت سے ہم انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ کالانچ عمل طے کریں گے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئر مین! میں راجہ صاحب کا شکر گزار ہوں کہ اس case کو انہوں نے priority پر رکھا اور اپنے وعدے کے مطابق اس کو آج دوبارہ ایجنڈے پر لائے جس پر میں ایک بار پھر ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں لیکن اس حوالے سے لاء منسٹر صاحب کوئی time frame دے دیں کہ کب تک اس case کو حل کر لیا جائے گا کیونکہ یہ معاملہ اپنی نوعیت کا فیصلہ آباد کی تاریخ کا بہت بڑا case ہے۔ میری صرف یہ humble request ہو گی کیونکہ آپ پہلے بھی تعاون کر رہے ہیں جس کا مجھے بڑا regard ہے۔

جناب چیئر مین! میں نے یہ گزارش کرنی ہے کہ لاء منسٹر صاحب یہاں پر ensure کر دیں کیونکہ Interior کے مسئلے کو انہوں نے ہی دیکھنا ہے اور پنجاب کو یہی دیکھ رہے ہیں تو یہ کوئی time frame ہمیں دے دیں کہ کب تک اس پر پیشرفت ہو جائے گی تو اس وقت تک کے لئے اسے pending فرما دیں اور امید ہے کہ اس عرصہ کے دوران انشاء اللہ ملزمان کو گرفتار کر لیا جائے گا۔

جناب چیئر مین: راجہ صاحب! اس کو ایک ہفتہ کے لئے pending کر دیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جی، ٹھیک ہے۔

جناب چیئر مین: توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 742 کو ایک ہفتہ کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: شکریہ، جناب چیئر مین!

جناب چیئر مین: اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 774 جناب علی اختر صاحب کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہذا اسے dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 775 ملک محمد احمد خان کا ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب چیئر مین! اسے dispose of کر دیں۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 775 کو محرک کی جانب سے press نہ کرنے پر dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 813 محترمہ عظمیٰ کاردار کا ہے۔

جھنگ میں خاتون کا زیادتی کے بعد قتل

محترمہ عظمیٰ کاردار: شکریہ، جناب چیئرمین! کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-
 (الف) کیا یہ درست ہے کہ تھانہ گڑھ مہاراجہ ضلع جھنگ میں حوا کی بیٹی کو درندگی کا نشانہ بنانے کے بعد موت کی نیند سلا دیا گیا جس کا مقدمہ نمبر 21/183 تھانہ گڑھ مہاراجہ میں درج کر لیا گیا ہے، کافی دن گزرنے کے باوجود تھانہ ہذا کی پولیس ملزمان کو گرفتار نہیں کر سکی؟
 (ب) کیا حکومت اس مقدمہ کے ملزمان گرفتار کرنے اور ذمہ دار پولیس ملازمین کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟
 جناب چیئرمین! میں آپ کی اجازت سے اس میں تھوڑا سا add کرنا چاہوں گی کہ ہماری حکومت بڑا زبردست بل۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں محترمہ کی خدمت میں عرض کروں گا کہ اگر اس case سے متعلق ان کے پاس کوئی معلومات ہیں تو بتائیں، حکومت کی کارکردگی کی بات نہیں ہے کیونکہ آپ نے اپنے توجہ دلاؤ نوٹس کے آخر میں لکھا ہے کہ پولیس کے خلاف کارروائی کی جائے تو میں اس حوالے سے عرض کر دوں کہ پولیس کے خلاف کارروائی نہیں کی جا رہی بلکہ یہ لوگ جن کا ذکر کیا گیا کہ ان کی بیٹی، بہن یا بچی کو murder کیا گیا ہے اور انہی کے خلاف کارروائی کی جا رہی ہے کیونکہ یہ ایک false case ہے۔ یہ اخباری خبر کی بنیاد پر تھا اس کو بھائی ساتھ لے کر گیا تھا، بھائی ڈاکٹر کے پاس abortion کے لئے گیا جہاں اس کی death ہوئی۔ بھائی وہاں سے لے کر آیا اور اس کا بھائی ڈاکٹر کے کمرے میں تقریباً چار پانچ گھنٹے

موجود رہا۔ He is being held responsible یہ ہم detail اکٹھی کر رہے ہیں۔ یہ بالکل جھوٹا مقدمہ تھا اور ہم اس کی تفتیش کر چکے ہیں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئر مین! میں راجہ صاحب کی بہت respect کرتی ہوں لیکن جو ہمیں معلومات ملی ہیں اس کے مطابق وہ بچی مجذوب تھی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئر مین! میں نے تو وہ بات کی ہے جو حقائق پر ہیں۔

جناب چیئر مین: اس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس محترمہ سعدیہ سہیل رانا کا ہے۔

ساہیوال، گورنمنٹ آفیسر کا نشہ میں دھت دوران ڈرائیونگ

تین افراد کو کچلنے سے متعلقہ تفصیلات

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: شکریہ۔ جناب چیئر مین! میرا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 817 ہے۔ کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 13 مئی 2021 ٹی وی چینل "نیوز" کی خبر کے مطابق چک R-7/103 نزد ہڑپہ (ضلع ساہیوال) میں ایک سرکاری آفیسر جو کہ بطور ڈی۔ سی کام کر رہا ہے نے نشہ میں دھت سرکاری گاڑی راہ گیروں پر چڑھادی، جس سے تین افراد موقع پر ہلاک ہو گئے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ موقع پر پیٹرولنگ پولیس اور پنجاب پولیس تھانہ متعلقہ پہنچی اور مقدمہ بھی درج ہوا ہے مگر اس بااثر سرکاری آفیسر کو گرفتار تک نہیں کیا گیا۔ کیا حکومت اس آفیسر کے خلاف زیر دفعہ 302 کے تحت کارروائی کرنے، اس کو نوکری سے معطل کروانے اور اس کے خلاف دہشت گردی کی عدالت میں مقدمہ چلانے کو تیار ہے، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

جناب چیئرمین! میں اس میں یہ اضافہ کروں گی کہ نواز شریف صاحب کی ایک ریلی میں ایک بندہ کچلا گیا۔ طاقتور لوگوں کی گاڑیوں کے نیچے جو لوگ کچلے جاتے ہیں اگر ان کو وہیں پر پکڑ لیا جائے تو ایسے واقعات نہ ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! یہ درست ہے کہ یہ ایک سیڈنٹ کا واقعہ رونما ہوا لیکن اس میں کسی کو گرفتار نہیں کیا گیا تھا اس لئے یہ علم نہیں کہ وہ کون آفیسر تھا اور محترمہ نے ایک اخباری خبر پر توجہ دلاؤ نوٹس دیا ہے۔ جو اس وقت تک تفتیش ہوئی ہے اس کے مطابق میں یہ عرض کر دوں کہ اس کا کوئی مقدمہ درج نہیں ہوا تھا۔ 1122 کو کال کی گئی، ایک شخص کی death موقع پر ہوئی اور دوسرے کو ہسپتال لے جایا گیا اس کی death وہاں پر ہوئی۔ ہسپتال میں جو مضروب تھے ان کے والدین نے اسٹام پیپر پر صلح نامہ لکھ کر دے دیا اور انہوں نے کہا کہ یہ ایک اتفاقیہ حادثہ ہے ہماری کسی کے ساتھ کوئی دشمنی نہیں ہے۔ اس کے باوجود آج جب میں اس کی بریفنگ لے رہا تھا تو میں نے متعلقہ پولیس افسران سے یہ کہا ہے کہ بے شک مدعی نے یہ لکھ کر دے دیا ہے کہ وہ اس میں proceed نہیں کرنا چاہتے کیونکہ یہ ایک اتفاقیہ حادثہ ہے لیکن میں نے پھر بھی ان کو کہا ہے کہ اس کی باقاعدہ ایف آئی آر درج کی جائے اور اس کو باقاعدہ قانون کے مطابق dispose of کیا جائے۔ اس کو صرف صلح کی حد تک نہ رکھا جائے بلکہ قانون کے مطابق کارروائی کی جائے۔

تحریریک التوائے کار

جناب چیئرمین: اس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اب ہم تحریریک التوائے کار لیتے ہیں۔ محترمہ نیلم حیات ملک کی تحریریک التوائے کار نمبر 171/21 ہے۔

لاہور، گوجرانوالہ میں دودھ اور دہی کی قیمتوں میں از خود

اضافے کے خلاف کارروائی کا مطالبہ

محترمہ نلیم حیات ملک: جناب چیئر مین! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ ڈنیا مورخہ 8 مئی 2021 کی خبر کے مطابق لاہور اور گوجرانوالہ میں دودھ اور دہی کی قیمتوں میں 20 سے 30 روپے تک اضافہ کے تمام سابقہ / ریکارڈ ٹوٹ جانے کا انکشاف۔ تفصیلات کے مطابق رمضان المبارک میں لاہور اور گوجرانوالہ شہر و گردونواح میں دودھ اور دہی کی قیمتوں میں 20 سے 30 روپے تک اضافہ کے تمام سابقہ ریکارڈ ٹوٹ گئے، لاہور میں دودھ 120 سے 135 اور دہی 140 سے 150 روپے فی کلو تک فروخت ہو رہا ہے جبکہ انتظامیہ فارمر کی جانب سے کی گئی از خود مہنگائی پر کارروائی سے گریزاں ہے۔ فارمرز کا کہنا ہے کہ چارے سمیت ہر چیز مہنگی ہو گئی ہے اسی کے پیش نظر انہوں نے متفقہ طور پر دودھ کی قیمتوں میں 20 روپے تک از خود اضافہ کا فیصلہ کیا ہے۔ شہر اور گردونواح کے علاقوں کے دودھ فروشوں کا کہنا ہے کہ فارمرز نے فی کلو دودھ بیس روپے اضافہ کیا ہے جس کی وجہ سے وہ بھی مہنگے داموں دودھ اور دہی فروخت کرنے پر مجبور ہیں۔ شہریوں نے انتظامیہ سے دودھ دہی کی قیمتوں میں از خود اضافہ روکنے کا مطالبہ کیا ہے۔ انتظامیہ سرکاری نرخ مقرر کرے اس مہنگائی کے دور میں دودھ دہی بھی غریب کی پہنچ سے دور ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر! دودھ اور دہی کے از خود اضافے سے شہر اور گردونواح کی عوام میں شدید تشویش اور اضطراب پایا جاتا ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئر مین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئر مین! متعلقہ منسٹر موجود نہیں ہیں اس لئے اس کو pending کر دیا جائے۔

جناب چیئر مین: تحریک التوائے کار نمبر 171/21 کو pending کیا جاتا ہے۔

اگلی تحریک التوائے کار نمبر 71/21 چودھری افتخار حسین چھپھر کی ہے۔

محکمہ ایجوکیشن پنجاب میں انگلش ٹیچرز کو سروس رولز 2004

پر عمل درآمد کر کے سکیل 16 دینے کا مطالبہ

چودھری افتخار حسین چھپھر: شکریہ۔ جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ محکمہ ایجوکیشن پنجاب میں 97-1995 میں گریجویٹیشن تعلیمی قابلیت کی بناء پر بنیادی تنخواہ کے سکیل 14 میں انگلش ٹیچرز بھرتی کئے گئے۔ اس وقت SST ٹیچرز کی تعلیمی قابلیت بھی گریجویٹیشن تھی اور بنیادی تنخواہ کا سکیل 16 تھا۔ اگست 2004 میں وزیر اعلیٰ پنجاب چودھری پرویز الہی کے دور حکومت میں انگلش ٹیچرز کے سروس rules notify ہوئے اور انہیں ابتدائی تاریخ تقرری سے 16 Regular with further Scale کے تحت regular کر دیا گیا۔ سال 2007 میں ای ایس ٹی ٹیچرز کو 5 درجے ترقی دے کر سکیل 9 سے 14 میں کر دیا گیا جبکہ انگلش ٹیچرز کا nomenclature تبدیل کر کے SST سکیل 16 بنانے کی بجائے EST بنا دیا گیا۔ جبکہ انگلش ٹیچرز کی تقریباً 4500 خالی پوسٹوں پر کمپیوٹر ٹیچرز سکیل 16 میں ریگولر بنیاد پر بھرتی کئے گئے۔ 2018-1-1 کو انگلش ٹیچرز کے ساتھ پھر زیادتی کرتے ہوئے سکیل 16 میں ترقی دینے کی بجائے ای ایس ٹی کے ساتھ ہی سکیل 15 کر دیا گیا ہے۔ درج بالا حقائق سے واضح ہے کہ انگلش ٹیچرز کی بہت حق تلفی ہوئی ہے۔ جو انگلش ٹیچرز کے سروس رولز 2004 میں بنائے گئے تھے اور نوٹیفائیڈ ہوئے ان پر آج تک عملدرآمد نہیں کیا گیا بلکہ ان کو گریجویٹ کیڈر سے نان گریجویٹ کیڈر میں تبدیل کر کے ان کے ساتھ سخت ناانصافی کی گئی ہے۔ اس حوالے سے ہزاروں انگلش ٹیچرز میں بڑی تشویش پائی جا رہی ہے اور ان کا حکومت پنجاب سے مطالبہ ہے کہ اگست 2004 کو نوٹیفائیڈ ہونے والے سروس رولز پر عملدرآمد کر کے ان کے ساتھ ہونے والی حق تلفی کا ازالہ کیا جائے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئر مین! وزیر سکولز ایجوکیشن اس وقت تشریف فرما نہیں ہیں لہذا اس کو pending فرما دیا جائے۔
جناب چیئر مین: تحریک التوائے کار نمبر 71/21 کو pending کیا جاتا ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئر مین! پوائنٹ آف آرڈر۔
جناب چیئر مین: جی، خلیل طاہر سندھو!

وزراء صاحبان کو ایوان میں حاضر ہونے کا مطالبہ

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئر مین! یہ بڑی violation ہے تحریک التوائے کار کی کاپی تو سب کو جاتی ہے اور منسٹر صاحب کو بھی جاتی ہے۔ مراد اس صاحب تو کسی کو بھی راس نہیں آرہے ہیں، تعلیم کے دونوں منسٹر یہاں نہیں آتے۔ ماشاء اللہ آپ منجے ہوئے پارلیمنٹین ہیں اس پر ایکشن لیں کہ کم از کم جب سوالات یا تحریک التوائے کار آئیں تو ان کو یہاں موجود ہونا چاہئے۔ سپیکر صاحب اور آپ نے اس پر rulings بھی دی ہوئی ہیں ان کے جتنے دن رہ گئے ہیں یہ اتنے دن تو یہاں آئیں۔ شکریہ

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئر مین! آج ایک میٹنگ چل رہی ہے جس کو شفقت محمود صاحب head کر رہے ہیں اس لئے منسٹر صاحب سکولوں کے بارے میں فیصلہ کرنے کے لئے وہاں گئے ہیں اس وجہ سے وہ آج تشریف نہیں لاسکے۔

ملک محمد احمد خان: جناب چیئر مین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئر مین: جی، ملک محمد احمد خان!

ملک محمد احمد خان: جناب چیئر مین! شاید میں بات نہ کرتا، I am just speaking on the violation of rules کیونکہ پوائنٹ آف آرڈر کا مسئلہ صرف رولز کے ساتھ متعلقہ ہے اور رولز یہ پابند کرتے ہیں کہ جس دن اسمبلی کا اجلاس ہو گا تو کسی executive arrangement سے پہلے

اس کو primary importance دینی ہے۔ if a minister is not here or busy in some other function where is the Parliamentary Secretary and why he is not here. یہ ان کا important ترین کام تھا کہ یہ اس کو address کرتے، یہ رولز کی command ہے اور یہ پنجاب اسمبلی اس کے تحت چلتی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین) this is absolutely disregard to the rules of this House اور بالکل کوئی پروا نہیں ہے کہ اس اسمبلی کی کوئی اہمیت ہے بھی یا نہیں۔

جناب چیئر مین: جی، چودھری ظہیر الدین!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئر مین! ملک صاحب جب کوئی چیز point out کرتے ہیں تو ان کا مطالعہ رولز کے مطابق ہوتا ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ کوئی بڑی urgency تھی یہ بڑی دیر سے COVID کی وجہ سے چل رہا تھا اور COVID کی وجہ سے بچوں کے سکولوں میں مختلف چیزیں ہوتی تھیں آج تک یہ point out تو نہیں کیا گیا کہ regularly جب ہمارا سیشن چل رہا ہو تو administrative meetings نہیں ہو سکتیں اس کے بارے میں، میں ان کو یہ نہیں کہتا کہ یہ غلط بیانی ہے یا علم ان کا زیادہ ہو گا میرے خیال میں اس کا ہم مطالعہ کر لیں گے اور اس کا مطالعہ کرنے کے بعد اگر یہ ہوا تھا تو میں یہ point out کرنے پر ملک صاحب کا شکریہ ادا کروں گا۔

ملک محمد احمد خان: جناب چیئر مین! میں نے یہ کہا ہے کہ اسمبلی کے بزنس کو اہمیت دینے کی requirement، یہ لازمی طور پر منسٹر صاحب دیکھ لیں کہ The Minister is answerable to the House for the business. important ہے کہ اگر ان کا کوئی executive arrangement ہے تو اسمبلی کے اجلاس کے بعد ہو گا۔ یہ آپ اپنے سارے رولز میں دیکھ لیں۔۔۔

جناب چیئر مین: جی، صحیح بات ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب چیئر مین! COVID کی وجہ سے ہمیں اس پر اعتراض نہیں ہے۔ اگر منسٹر صاحب نہیں ہیں تو پارلیمانی سیکرٹری ہوتے وہی آج اس پر address کرتے یا کوئی منسٹر اس

کے لئے assigned ہوتے Mr. Ifthikhar کے لئے a very important issue which has arisen، ٹیچرز کا بڑا طبقہ کل بھی سڑکوں پر بیٹھا تھا۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئر مین! شکریہ۔ میں اتفاق کرتا ہوں کہ اسمبلی کا وقار اور اسمبلی کے رولز کے مطابق یہاں پر جو عزت متقاضی ہے اس کے لئے منسٹرز کو یہاں موجود ہونا چاہئے اور سیکرٹریز کو بھی یہاں پر موجود ہونا چاہئے جب اسمبلی کا بزنس ہو۔ (نعرہ ہائے تحسین) انشاء اللہ تعالیٰ یہ point out کرنے کے بعد اس پر عمل درآمد کرایا جائے گا اور اس ہاؤس کی honor پر کوئی compromise نہیں کیا جائے گا۔

جناب چیئر مین: ملک محمد احمد خان! آپ نے درست فرمایا اور میں بھی آپ سے ایک request کرتا ہوں کہ جو بنچز پر بیٹھے بیٹھے اور چلتے چلتے hooting شروع کر دیتے ہیں تو آپ اس پر بھی تھوڑا سا غور فرمائیں کہ پارلیمانی سسٹم میں ایسا اچھا لگتا ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب چیئر مین! آپ نے بڑا اچھا کیا یہ نقطہ اٹھایا کہ Parliament is a living House. It carries sentiments these are all human beings. defections ہوتی ہیں تو لوگوں کے جذبات ابھرتے ہیں۔ They might be angry on this that their party members have deflected from them and joined another bench کا اظہار کرتے ہیں تو اس کے ساتھ آپ کے ہاؤس کی کارکردگی میں فرق نہیں آتا لیکن جب وزراء نہیں آتے تو تب ہاؤس کی کارکردگی میں فرق آتا ہے۔

جناب چیئر مین: مطلب ہے کہ ہماری کوئی ذمہ داری نہیں ہے جو ہے وہ وزراء کی ذمہ داری ہے۔ وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب چیئر مین! یہ لوٹا لوٹا کے نعرے لگاتے رہے۔ درجنوں لوٹے اور لوٹیاں ادھر بھی بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہ کوئی بات نہیں ہے کہ پیپلز پارٹی کے ٹکٹ پر elect ہو کر (ن) لیگ میں چلے گئے اور فلاں کے ٹکٹ سے آکر (ن) لیگ میں چلے گئے۔ اگر کوئی ادھر سے آگیا تو۔۔۔

جناب چیئرمین: آپ درست فرما رہے ہیں لیکن جب آپ ہاؤس میں بیٹھتے ہیں، جب آپ ہاؤس میں ہیں تو یہ چیز مناسب نہیں ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین! منسٹر صاحب گنتی کروالیں کہاں زیادہ لوٹے ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین: ملک صاحب! میری بات سن لیں۔ جب ہاؤس میں موجود ہیں۔ Then you are Parliamentarian جب ہاؤس میں ہیں تو آپ کے emotions بھی ہیں، یہ آپ کے پاس ہیں express کریں shout کرنے سے تو پھر یہ مناسب نہیں ہے، This is not a fish market. جی، سید حسن مرتضیٰ!

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! House in order! تو کر دیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین: آپ اپنی تحریک التوائے کارپڑھنا شروع کریں۔ please آپ لوگ تشریف رکھیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! ایک چھوٹی سی بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: آپ بڑی بات کر لیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! اس ہاؤس میں 371 ممبران ہیں، اس میں سے بے شمار ایسے ہیں جنہوں نے دونوں طرف سے پارٹیاں چھوڑی ہیں۔ وہ ٹکٹ کسی پر منتخب ہوئے اور جا کر اس tenure کے دوران پارٹی تبدیل کی اور کچھ نے اپنی وفاداری tenure مکمل ہونے کے بعد تبدیل کیں اور دوسری پارٹی join کی۔ یہ دونوں طرف ہے لیکن میں صرف یہ کہوں گا کہ آپ ذرا اپنے منسٹرز کی لسٹ پڑھ لیں بلکہ منسٹرز کو چھوڑ کر چیف منسٹر 2018 کے الیکشن سے چھ ماہ پہلے کس پارٹی میں تھے یہ بھی ذرا notel فرمائیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب چیئرمین! سمیع اللہ خان کو یہ بات نہیں کہنی چاہئے، محترمہ عظمیٰ بخاری اور جناب سمیع اللہ خان کو یہ بات نہیں کہنی چاہئے۔ یہ کتنی دفعہ لوٹے بٹے ہیں۔ ان کو یہ بات نہیں کہنی چاہئے۔۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب سمیع اللہ خان: آپ ادھر ادھر دیکھ لیں آپ کو بہت سارے لوٹے مل جائیں گے۔۔۔

جناب چیئرمین: بھائی! بس کریں اب کافی ہو گیا ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! آپ House in order کریں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! میاں محمود الرشید صاحب ہاؤس میں صرف پی ٹی آئی نہیں بلکہ اور جماعتوں کے ممبر بھی رہ چکے ہیں۔۔۔ (قطع کلامیاں)

تحریریک التوائے کار (۔۔ جاری)

جناب چیئرمین: اس کا مطلب ہے کہ اس حمام میں سب ننگے ہیں۔ سید حسن مرتضیٰ صاحب! آپ اپنی تحریریک التوائے کار نمبر 21/82 پڑھیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! آپ House in order تو کریں۔

جناب چیئرمین: جی، House in order ہے۔۔ Please! carry on! آپ بات کریں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! میں ایس کیوں کر، اگر اولگے ہوئے میں تو اتل نوں کر لین دیو۔۔۔

جناب چیئرمین: آپ چاہتے ہیں کہ وہ شور کریں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! یہ مناسب نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: آپ بات کریں۔ میں جو کہہ رہا ہوں کہ آپ بات کریں۔ Please! carry on۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! میرا خیال ہے کہ جتنے کورونائٹس ہونداے اتھے لوٹیاں داں دی کوئی ڈی این اے کرالو تا کہ جیڑھا جیڑھا جیندا اے اولے جاوے۔ ہر روز ماحول خراب ہوندا اے۔

ضلع چنیوٹ میں فیکٹریوں کے خارج کردہ زہریلے پانی سے

فصلوں اور انسانوں کو نقصان

جناب چیئرمین! میں یہ تحریر پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور

فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے

کہ میرے حلقے PP-95 ضلع چنیوٹ میں فیصل آباد سرگودھا روڈ پر بے شمار انڈسٹریز ہے جن میں

شوگر ملز، ٹیکسٹائل، گتہ فیکٹری اور دوسری بے شمار ملز موجود ہیں جو تمام اپنا ویسٹ اور استعمال شدہ

گنداء، زہریلا اور کیمیکل زدہ پانی بغیر treat کئے اوپن نالے میں پھینک رہے ہیں اور یہ نالہ میرے

پورے حلقے سے گزر کر آگے جاتا ہے۔ جہاں جہاں سے یہ نالہ گزر رہا ہے وہاں قرب و جوار میں زیر زمین پانی ناقابل استعمال ہو چکا ہے، فصلیں خراب ہو رہی ہیں اور زمینیں بنجر ہو رہی ہیں۔ حتیٰ کہ اس وجہ سے علاقے میں پیمانائٹس کا مرض بھی عام ہو رہا ہے۔ قواعد و ضوابط اور انوائرنمنٹ ڈیپارٹمنٹ کے رولز کے مطابق کوئی بھی فیکٹری / ملز اپنا استعمال شدہ پانی / ویسٹ بغیر treat کئے کسی بھی نالے میں نہیں ڈال سکتی چونکہ ایسا کرنے سے نہ صرف قواعد و ضوابط اور انوائرنمنٹ کے رولز کی خلاف ورزی ہے بلکہ اس سے زمینیں، فصلات برباد ہو رہی ہیں، انسان موذی امراض میں مبتلا ہو رہے ہیں۔ جب یہ گند اور کیمیکل زدہ پانی دریا میں جاتا ہے تو اس سے دریا میں موجود مچھلیاں مر رہی ہیں جس سے ملک و قوم کا بہت بڑا نقصان ہو رہا ہے۔ ہونا تو یہ چاہئے کہ جب کوئی فیکٹری / مل لگائی جاتی ہے تو محکمہ انوائرنمنٹ اسے قواعد و ضوابط پر مکمل عمل کرنے کا پابند بنائے جس میں سرفہرست واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ کا نصب ہونا ہے اور جب تک واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ نصب نہ ہو اس مل یا فیکٹری کو operational کرنے کی اجازت نہیں ہونی چاہئے لیکن یہاں تو عملی طور پر محکمہ انوائرنمنٹ کا کہیں وجود بھی نظر نہیں آ رہا۔ محکمہ کاغذوں میں موجود ہے جس کے افسران حصہ بقدر جوش ملوں اور فیکٹریوں سے وصول کر کے یہ violation کروا رہے ہیں۔ یہ کتنے ظلم کی بات ہے کہ ڈیپارٹمنٹ کے بندوں کے معمولی سے ناجائز مفاد کی بدولت ہزاروں ایکڑ زمین بنجر ہو رہی ہے۔ فصلیں تباہ ہو رہی ہیں، انسان بیماریوں میں مبتلا ہو رہے ہیں، جانور اور مچھلیاں مر رہی ہیں لیکن محکمے اور تمام متعلقہ اتھارٹیز سے مس نہیں ہو رہی ہیں۔ جس سے وہاں کی عوام میں شدید بے چینی اور اضطراب پایا جاتا ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، چودھری ظہیر الدین!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! متعلقہ منسٹر صاحب تشریف فرما نہیں ہیں اس تحریک التوا کے کار کو جواب کے لئے pending کر دیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب تشریف فرما نہیں ہے تو کیا کیا جاسکتا ہے اس تحریک التوائے کار کو جواب کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئر مین! جتنا بزنس pending ہوا ہے آج تک وہ دوسری دفعہ ٹیبل نہیں ہوا ہے میں بڑی ایمانداری نال عرض کر رہا ہوں، جتنی چیزیں pending ہیں انہیں اگر ٹیسٹس سٹاف نوں حکم دیوتے میری کم از کم جتنی تحریک التوائے کار یا جو بزنس pending ہو یا وہ دوبارہ ہاؤس ویج نہیں آیا۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئر مین!

جناب چیئر مین: جی، چودھری ظہیر الدین!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئر مین! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ شاہ صاحب نے بالکل صحیح بات کی ہے کہ اس کی seepage سے جو جتنا chemical water ہوتا ہے، جو underground water ہے سارا سارا table water تقریباً آدھے آدھے کلو میٹر تک خراب ہو جاتا ہے اور livestock کے لئے بھی بڑی تباہی آتی ہے اس لئے میں گزارش کروں گا کہ اس معاملے کو take up کیا جائے، کسانوں کے لئے اس کا جو علاج اس کی lining ہے جو bulge کی ہوئی lining ہوتی ہے وہ water کو treatment کر کے پھینکا جائے factories، ایسے نہیں کرتے لیکن یہ بہت important ہے۔ میں گزارش کروں گا اس matter کو pending کر دیا جائے اور جیسے ہی منسٹر صاحب تشریف لائیں بلکہ منسٹر صاحب کو call کر لیا جائے اور call کر کے ان کو شاہ صاحب کے سامنے پیش کیا جائے۔

ملک محمد احمد خان: جناب چیئر مین!

جناب چیئر مین: جی، ملک محمد احمد خان!

ملک محمد احمد خان: جناب چیئر مین! لاء منسٹر صاحب ہاؤس میں موجود ہیں انہوں نے Adjournment Motions پر recently Rules of Procedure کو بھی amend کیا ہے اور اس حوالے سے آپ کا سیکرٹریٹ بھی آپ کو apprise کر دے گا۔ I have requested for the book ابھی آئی نہیں ہے یہ جو pendency ہے اس کو اصل میں deal کیا گیا ہے کہ within the ongoing session اسی اجلاس کے دوران جو بھی آپ کے subject matters ہوں گے چاہے وہ questions یا Adjournment Motions ہیں؟ Am I right? غالباً کچھ تو اس پر لاء منسٹر

kindly بتا سکیں کیوں کہ یہ پھر Adjournment Motions کی unending story ہے۔ میں نے اپنے اسمبلی کے تین tenures کے اندر کسی ایک Adjournment Motion پر proceeding adjourn ہوتے نہیں دیکھی، ممبر Adjournment Motion move کرتے، چاہے میری گورنمنٹ تھی same treatment تھی Adjournment Motion pending کر دی جاتی تھی یا جواب آجاتا تھا مقصد جواب کے حصول سے پہلے اُس پر سیر حاصل بحث ہے جس کے نتیجے میں حکومت کی پالیسی واضح ہو جیسے ابھی شاہ صاحب نے بات کی انہی مسائل کا شکار صرف ان کے اضلاع نہیں ہیں وہ اضلاع بھی ہیں جہاں پر لوگوں میں کینسر اور پیٹ کے امراض کے ساتھ بے تحاشہ اموات ہو رہی ہیں، drinking water پیچھے نہیں رہ گیا اور وہ اس seepage of water جو کہ chemical ملا ہے اور قصور اس کی ایک بڑی مثال ہے میری گزارش ہوگی کہ اس پر لاء منسٹر kindly Adjournment Motions کے حوالے سے کوئی statement policy دے دیں کہ اس کا کیا fate ہو گا، no Minister is available جب Adjournment Motion آتی ہے pending ہوتی ہے۔ لاء منسٹر صاحب kindly اس پر تھوڑا سا بتائیں کہ اس کے رولز کے مطابق اس کی کیا treatment ہو سکتی ہے؟

جناب چیئر مین: ملک محمد احمد خان! آپ کا شکریہ۔ اس حوالے سے سارے ہاؤس کو سوچنا چاہئے کہ اس کے لئے کرنا چاہئے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئر مین!

جناب چیئر مین: جی، خلیل طاہر سندھو!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئر مین! میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ لاء منسٹر بے چارے اکیلے انچارج نہیں ہیں۔ میں بڑا حیران ہوں میرا بھی یہ تیسرا tenure ہے۔ (قطع کلامیاں)

جناب چیئر مین: سندھو صاحب! آپ اُن کی باتوں کو سن کر کیوں جواب دینا شروع کر دیتے ہیں آپ مجھے مخاطب کریں اور بات کو continue رکھیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئر مین! اٹھیک ہے میری humble submission ہے کہ یہ already طے ہو چکا ہے کہ resolutions پر Adjournment Motions پر متعلقہ منسٹر

ہوں گے تو ان کا جو وزیر ماحولیات وہ بھی تشریف فرما نہیں ہیں اور نہ agriculture کا، نہ کوئی جواب دینے والا تو یہ کیا ہے؟ یہ کس طرح سے کام چلے گا۔ مجھے تو لگتا ہے کہ سارے ہی جہانگیر ترین گروپ میں چلے گئے ہیں۔

جناب چیئر مین! آپ اس پر ایکشن لیں you have the power یہ جو آپ کی سیٹ ہے یہ بہت بڑی power رکھتی ہے۔

جناب چیئر مین: جی، اس پر کچھ کرتے ہیں آپ تشریف رکھیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئر مین! مینوں خاموش کروادیتا گیا اے کہ گل وی نہ کر بیٹھ جا تیری تحریک التوائے کا pending ہوگئی اے، باقی سیر حاصل گفتگو وی شروع اے اگر میں وی بول لینداتے کی فرق پے جاندا۔

جناب چیئر مین: شاہ صاحب! اہ وی تہاڈے بھائی نیں کوئی گل نیں اے تشریف رکھو۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئر مین! اچھا مینوں بیٹھا دیو میں بیٹھ گیا۔

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب چیئر مین!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئر مین!

جناب چیئر مین: جی، وزیر قانون و پارلیمانی امور!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئر مین! میں گزارش یہ کرنا چاہوں گا کہ جس طرح ملک احمد خان صاحب نے فرمایا ہے ہم نے recently اسمبلی کے Rules of Procedure amend کئے ہیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ Rules of Procedure کو amend کرنے کے بعد ان پر عمل درآمد دونوں طرف سے ٹریڈری اور اپوزیشن کی طرف سے نہیں ہو گا تو رولز کا کوئی فائدہ نہیں ہے رولز تو موجود ہیں۔ میری آپ کے توسط سے اپوزیشن سے یہ گزارش ہوگی کہ جس طرح ہم Business Advisory Committee کی میٹنگ کرتے ہیں کل ہم ایک میٹنگ کر لیتے ہیں۔ اس کے لئے طریق کار طے کرتے ہیں کہ ہر روز بجائے اس کے کہ جب صبح اٹھتے ہیں اور اجلاس شروع ہوتا ہے درجنوں کے حساب سے Adjournment Motions ہمارے ہاتھ میں اٹھائی ہوئی ہوتی ہیں کسی کا جواب آیا ہوتا ہے

کسی کا جواب نہیں ہوتا۔ میں نے for the time being یہ کیا ہے کہ تمام departments کو پابند کیا ہے کہ وہ جواب دیں لیکن جو اس وقت صورت حال سامنے آئی ہے وہ جواب نہیں دے رہے ایک تو ہم اس کو ensure کریں گے کہ جواب آئے دوسری میری آپ سے استدعا ہوگی کہ ہم اس کی ایک تعداد مقرر کر لیتے ہیں کہ چھ تحریک التوائے کار take up کریں گے یا چار تحریک التوائے کار take up کریں گے اور وہ اجلاس سے پہلے شام کو circulate ہو جائیں then we will ensure کہ جو منسٹر جس کے ذمہ ہے وہ ہاؤس میں آکر جواب دے جس طرح Question Hour کے لئے منسٹر پابند ہوتا ہے اسی طرح Adjournment Motion اور Privilege Motion کے لئے Ministers پابند ہوں۔ اس کی ہم تعداد طے کر لیتے ہیں۔ We will do it. Malik Muhammad Ahmad Khan, do you agree with this?

ملک محمد احمد خان: جناب چیئر مین! ٹھیک ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئر مین! میری تحریک التوائے کار بھی اگر کل کے لئے pending کر دی جائے کہ اس کا کل جواب مل جائے۔

جناب چیئر مین: نہیں، اس تحریک التوائے کار کا آرڈر ہو گیا ہے it is pended now آپ تشریف رکھیں۔ کہ پنجابی وچ کہواں!

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئر مین! میری گزارش سن لو!

جناب چیئر مین: نہیں ٹیس تشریف رکھو۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئر مین! زیادتی کر رہے ہو میری تحریک التوائے کار کل کے لئے pending کر دیو کہ جواب تے آجاوے۔

جناب چیئر مین: کل کے لئے pending نہیں ہونی۔ اس کو پہلے pending کر دیا ہے اب دوبارہ اس کو take up کریں؟

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئر مین! دوبارہ take up نہیں کرنی جس طرح لاء منسٹر صاحب نے گل کیتی اے میری تحریک التوائے کار بھی جواب کے لئے پہلی تحریک میں رکھ لی جائے۔

جناب چیئر مین: شاہ صاحب! اس تحریک التوائے کار کو pending ہی کیا ہے اس کو کل کی date میں ڈال دیں گے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئر مین! تہاڑے منہ وچوں نکلی گل تسلیم کیتی جانی ہے اُنج میں ہونی۔

جناب چیئر مین: شاہ صاحب! میں اے گل نہیں کڈنی تشریف رکھو!

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئر مین! مرضی والے ہو لیکن مینوں زبردستی بیٹھاتے نیں سکدے۔

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب چیئر مین! I request that general discussion on agriculture may be allowed.

جناب چیئر مین: جی، منسٹر صاحب! آپ کیا کہہ رہے ہیں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب چیئر مین! I request that general discussion on agriculture may be allowed.

جناب چیئر مین: اچھا۔ جی، جناب محمد ارشد!

چودھری مظہر اقبال: جناب چیئر مین! یہ میری بھی تحریک التوائے کار ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئر مین!

جناب چیئر مین: سمیع صاحب! تشریف رکھیں۔ چودھری مظہر اقبال صاحب! آپ بھی تشریف رکھیں۔

چودھری مظہر اقبال: جناب چیئر مین! یہ تحریک التوائے کار ان کی نہیں ہے۔

جناب چیئر مین: مظہر اقبال صاحب! اگر یہ تحریک التوائے کار آپ دونوں کی ہے تو آپ دونوں تو نہیں بولیں گے ایک ایک کر کے ہی بولیں گے۔ آپ اُن سے پہلے بولنا چاہتے ہیں؟

چودھری مظہر اقبال: جناب چیئر مین! یہ ارشد صاحب جو ہیں یہ میرے حلقے کے ساتھ

adjacent حلقہ 244 ہے اُس کے ایم پی اے ہیں یہ میں تحریک التوائے کار کی بات کر رہا ہوں۔

جناب چیئر مین: جی، آپ تحریک التوائے کار پیش کریں۔

T.H.Q. ہسپتال فورٹ عباس میں انجیوگرافی مشین کی فراہمی کا مطالبہ

چودھری مظہر اقبال: جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ T.H.Q. ہسپتال فورٹ عباس (بہاولنگر) 17 ایکڑ رقبہ پر مشتمل ہے۔ اس ہسپتال میں ایمر جنسی کی بہترین سہولت میسر ہے۔ یہاں پر Dialysis Center اور کارڈیک سنٹر بھی موجود ہے۔ یہاں پر مریضوں کا کولیفائیڈ اکٹر علاج کر رہے ہیں۔ کارڈیک سنٹر میں ای۔سی۔سی۔جی، ای۔ٹی۔ٹی اور سی۔ٹی سکین کی سہولیات میسر ہیں۔ صرف یہاں پر انجیوگرافی مشین نہ ہونے کی وجہ سے انجیوگرافی کی سہولت میسر نہ ہے۔ جس کی وجہ سے انجیوگرافی کے لئے دل کے مریضوں کو لاہور، ملتان، فیصل آباد یا دیگر دور دراز کے ہسپتالوں میں علاج کے لئے جانا پڑتا ہے۔ اکثر مریض راستہ میں وفات پا جاتے ہیں۔ جو باقی رہ جاتے ہیں، ان کو اور ان کی فیملی کو دور دراز کے ہسپتالوں میں مہنگے داموں علاج معالجہ کروانا پڑتا ہے اور رہائش، کھانے پینے کی دقت اٹھانا پڑتی ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! آج ہیلتھ منسٹر صاحبہ تشریف نہیں رکھتیں لہذا اس تحریک التوائے کار کو pending فرمادیں۔

جناب چیئرمین: جی، اس تحریک التوائے کار نمبر 21/172 جو کہ جناب محمد ارشد اور چودھری اختر علی کی طرف سے پیش کی گئی ہے اس کو pending کیا جاتا ہے۔ آج کے ایجنڈے کی اگلی item پر اعرار پر عام بحث ہے۔

جناب سميع اللہ خان: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، جناب سميع اللہ خان!

جناب سميع اللہ خان: جناب چیئرمین! ابھی دو یا تین منٹ پہلے Adjournment Motion session چل رہا تھا جس کے لئے وقت مقرر ہے اور آپ نے patiently سب کو موقع دیا۔ آپ بے شک ریکارڈنگ نکلوا کے سن لیں کہ Chair نے ابھی حکم ہی نہیں دیا کہ زراعت پر بحث شروع کی جائے اور میرے بھائی حسین جہانیاں گریڈی صاحب Adjournment Motion

session کے دوران کھڑے ہوئے اور انہوں نے debate والی motion پیش کر دی۔ آپ دیکھیں کہ یہاں پر منسٹرز کے ہاؤس کے رولز کو سمجھنے کا یہ لیول ہے کیونکہ ہوتا یہ ہے کہ پہلے آپ نے منسٹر صاحب کو کہنا ہوتا ہے اس کے بعد انہوں نے general debate کی motion پیش کرنی ہوتی ہے۔ اس ہاؤس میں زیادہ تر منسٹرز کا یہی حال ہے اور اسی طرح کے منسٹرز پنجاب حکومت چلا رہے ہیں کہ Adjournment Motion session کے دوران وہ خود ہی کھڑے ہو گئے حالانکہ Chair کی طرف سے کوئی ruling نہیں دی گئی کہ اب general debate شروع کی جاتی ہے لہذا concerned minister motion پیش کرے۔ آپ ریکارڈنگ نکلوا کر سن لیں منسٹر صاحب motion پیش کر چکے ہیں کیا اب دوبارہ منسٹر صاحب motion پیش کریں گے؟ تو میرے خیال میں تھوڑا سا training session ان منسٹرز صاحبان کا بھی ہونا چاہئے۔

بحث

زراعت پر عام بحث

جناب چیئرمین: جناب سميع اللہ خان! منسٹر صاحب نے motion پیش کی تھی وہ میں نے سنی ہی نہیں تو میں نے انہیں کہا کہ آپ یہ کیا کر رہے ہیں لہذا بات ختم ہو گئی لیکن میں آپ کی بات کی تائید کرتا ہوں۔ آج کے ایجنڈے کی اگلی item زراعت پر عام بحث ہے۔ بحث کا آغاز متعلقہ وزیر کی تقریر سے ہو گا تاہم دیگر اراکین جو اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے نام مجھے بھجوادیں۔ کیا اب سميع اللہ خان منسٹر صاحب کو بات کرنے کی اجازت ہے؟

جناب سميع اللہ خان: جی، اجازت ہے۔

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب چیئرمین! جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ ہمارا پاکستان ایک agrarian economy ہے اور خاص طور پر پنجاب ملکی زرعی پیداوار کے حوالے سے main province ہے۔ صوبہ پنجاب میں 70 سے 75 فیصد زرعی پیداوار ہوتی ہے اور اسی وجہ سے جب عثمان بزدار صاحب نے پنجاب حکومت سنبھالی تو انہوں نے سب سے پہلے زراعت کے شعبے پر خصوصی توجہ دی اور زراعت کے شعبہ جات میں بہتری لانے کے لئے مختلف اقدامات اٹھائے۔

خاص طور پر جب 2019 میں ہماری نئی نئی حکومت بنی تو فروری 2019 میں ایگریکلچر پالیسی کا اعلان کیا گیا اور اس پالیسی کو ایسا جامع بنایا گیا کہ اس میں پروڈکشن، ریسرچ اور مارکیٹنگ کے تمام areas cover کیا گیا۔ اس پالیسی کے تحت جہاں کاشتکار کو facilitate کرنے کے لئے اقدامات کئے گئے وہاں ریسرچ اور ڈویلپمنٹ پر بھی خصوصی توجہ دی گئی اور اس کے ساتھ ساتھ ماڈرن ٹیکنالوجی کو بروئے کار لانے کے لئے بھی کئی اقدامات کئے گئے۔ اسی طرح مارکیٹنگ کے نظام کو بہتر بنانے کے لئے Punjab Agriculture Marketing Regulatory Authority کے قانون میں amendments کر کے اس کو بہتر بنایا گیا اور اس کو عملی طور پر لاگو کیا گیا۔ آپ نے بھی خبروں میں دیکھا ہو گا کہ recently ہم نے 26 اپریل کو کسان کارڈ کا اجراء کیا۔ میں مختصراً آپ کو کسان کارڈ کے بارے میں بتاتا چلوں کہ کسان کارڈ ہم نے اس لئے introduce کروایا ہے کہ ماضی میں سبسڈی دینے کے حوالے سے جو بھی نظام چلے آ رہے تھے ان میں کاشتکاروں کو کئی مشکلات اور قباحتوں کا سامنا رہا تو اس لئے ہم نے زرعی کارڈ کا ایک ایسا نظام متعارف کروایا ہے جس سے تمام Government subsidies متعلقہ زمینداروں کو اس کارڈ کے ذریعے transfer کر دی جائیں گی۔ یہ subsidies جو کہ کارڈ کے ذریعے سے ٹرانسفر کی جائیں گی ان میں کسی قسم کی leakages نہیں ہو سکیں گی۔ میں ہاؤس میں بیٹھے دونوں اطراف کے فاضل ممبران سے بھی درخواست کروں گا کہ جن کا بھی دیہاتی علاقوں سے تعلق ہے یا جن ممبران کی constituency میں دیہاتی علاقے شامل ہیں وہ اپنے اپنے علاقوں میں لوگوں کو زیادہ سے زیادہ کسان کارڈ کے اجراء کے بارے میں ترغیب دیں تاکہ وہ کسان کارڈ کے ذریعے گورنمنٹ کی سہولیات سے فائدہ حاصل کر سکیں۔ اس کے علاوہ گورنمنٹ نے مینجمنٹ کو بہتر کرنے کے لئے IT base بہت ساری improvements کی ہیں اور اس حوالے سے بہت سارے معاملات کو introduce کروایا ہے۔ میں یہاں پر خصوصی طور پر Mandi App جو introduce کروائی گئی ہے اس کا ذکر لازمی کروں گا اس منڈی ایپ کے ذریعے جو کسان اپنے پھل یا سبزیاں مارکیٹ کرنا چاہتے ہیں ان کو Mandi App کے ذریعے پورے پنجاب کی مارکیٹس کی information available ہو جاتی ہے جس کے ذریعے سے کسان اپنی goods کو بہتر طریقے سے فروخت کر سکتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ایک ویب سائٹ بھی بنائی گئی جس سے کسانوں کو ہر طرح کی information مہیا کی جاتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہم نے I. T کے میدان

میں مزید بہتری لانے اور I. T کو استعمال میں لانے کے لئے Procurement Management Information System کی بنیاد رکھی جس سے بہتر، transparent اور شفاف طریقے سے procurement کے نظام کو آگے چلایا جاسکے۔

جناب چیئرمین! آپ جانتے ہیں کہ سب سے اہم Human Resource Development ہو کرتی ہے اسی لئے ہم نے IT based Human Resource Information System متعارف کیا تاکہ لوگوں کو بہتر information مل سکے۔ ہم نے Internally department کو improve کرنے کے لئے ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ کی working files system ہیں انہیں الیکٹرانک فائلوں میں convert کیا تاکہ اس ڈیپارٹمنٹ کے ریکارڈ کو ڈیجیٹل طریقے سے محفوظ کیا جاسکے۔ اس کے علاوہ محکمہ زراعت نے مختلف ہیڈپ لائنز کا اجرا کیا جن سے کسان directly مشورہ حاصل کر سکتا ہے، مدد اور راہنمائی لے سکتا ہے۔ موجودہ حکومت نے ایک مفید طریقے سے development activity کا اجراء کیا، میں خاص طور پر ذکر کرنا چاہوں گا کہ وزیر اعظم صاحب نے زراعت کے لئے خصوصی طور پر major Productivity Enhancement Package announce کیا ہے اور اس کا component پنجاب کو دیا گیا۔ اس پیکج کے ذریعے گندم، مکئی، کما د اور چاول کی فصلوں کی پیداوار بڑھانے کے لئے اور اس کے ساتھ ساتھ آئل سیڈ اور ویجیٹیبلز کی پیداوار بڑھانے کے لئے بھی وزیر اعظم نے اس خصوصی پیکج کے لئے initiative لئے جن کا بہتر رزلٹ آیا ہے جو میں جناب سے share بھی کروں گا۔

جناب چیئرمین! ہم نے اس وقت 15 مختلف ڈویلپمنٹ پراجیکٹ شروع کئے ہوئے ہیں جن کی ٹوٹل لاگت 7.6 ارب روپے ہے، میں خاص طور پر چند پراجیکٹ کا ذکر کروں گا جو تکمیل کے مراحل میں ہیں ان میں کائن ریسرچ انسٹی ٹیوٹ ملتان چونکہ کائن ہماری ایک اہم فصل ہے لیکن ماضی میں کائن کی فصل crisis کا شکار ہوئی لہذا اس پر خصوصی توجہ دینے کے لئے ملتان میں موجود کائن ریسرچ سنٹر کو up grade کیا گیا ہے جو اب پایہ تکمیل پر ہے اس کی لیبارٹریز کا بھی نیا انفراسٹرکچر develop کر کے وہاں پر state of the art لیبارٹریز قائم کی جا رہی ہیں تاکہ وہاں پر کائن پر بہتر ریسرچ ہو سکے اور اس کے ساتھ ساتھ راجن پور میں موجود ریسرچ اسٹیشن کائن کو

بھی up grade کر کے full station کا درجہ دے دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ پوٹھوہار کے علاقے میں oil seed extract کرنے کے لئے اور خاص طور پر olive oil seed اور Vegetable Research Center قائم کیا جا رہا ہے، ان میں سے 2.72 ارب روپے کے پراجیکٹ تکمیل کو پہنچ چکے ہیں۔

جناب چیئرمین! زراعت کی ترقی میں ریسرچ ایک نہایت ہی اہم ایریا ہے جب تک ہم ریسرچ نہیں کریں گے اس وقت تک زراعت کو آگے develop نہیں کر سکتے۔ اس لئے موجودہ حکومت نے خاص طور پر ریسرچ پر خصوصی توجہ دی ہے، ہم نے ریسرچ کے ایریا میں بہت سارے نئے پراجیکٹ شروع کئے ہیں اس کے ساتھ ساتھ کسان کو facilitate کرنے کے لئے زرعی کھادوں پر سبسڈی متعارف کرائی گئی ہے اور موجودہ حکومت نے اپنے اس tenure میں اب تک 600 ملین روپے کی سبسڈی کاشتکاروں کو دی ہے اور تمام کھادوں پر چاہے ان میں پونٹاش ہو یا فاسفیٹک فرٹیلائزر ہوں ان تمام کھادوں پر یہ سبسڈی دی جا رہی ہے۔

جناب چیئرمین! certified seed کو promote کرنے کے لئے certified seed پر بھی سبسڈی دی گئی ہے جو 700 ملین روپے کی ہے جو مختلف فصلات کے certified seed کو promote کرنے کے لئے ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ interest free loans متعارف کرائے ہیں اس سے تقریباً 99 ہزار کاشتکار مستفید ہو چکے ہیں انہیں interest free loans مل چکے ہیں اس کی amount 980 million rupees ہے جو کسان کو سبسڈی کی صورت میں دی گئی ہے۔ زراعت کا ایک اہم جز پانی ہے اور آپ بخوبی سمجھتے ہیں کہ پانی کے بغیر زراعت ناممکن ہے، ہمارے اکثر فاضل ممبران یہ جانتے ہوں گے کہ ایک وقت میں پاکستان water surplus country ہوا کرتا تھا جہاں وافر مقدار میں پانی مہیا ہوتا تھا لیکن وقت کے ساتھ ساتھ اب پاکستان ایک water deficient country بن گیا ہے اور اس وقت آبادی میں اضافے اور industrialization کے ساتھ non agriculture water use کافی زیادہ بڑھ رہا ہے اس لئے ان معاملات کو handle کرنے اور اریگیشن سسٹم کو بہتر کرنے کے لئے High Efficiency Irrigation System پر موجودہ حکومت نے خاص توجہ دی ہے اور اس High Efficiency Irrigation System کو 60 فی صد سبسڈی مل رہی ہے کوئی بھی کسان جو

High Efficiency Irrigation System adopt کرنا چاہتا ہے اس کو 60 فی صد رقم بطور سبسڈی دی جاتی ہے اور کسان 40 فی صد ادا کرتا ہے۔ اس وقت پنجاب میں نصب شدہ High Efficiency Irrigation System کی تعداد 32500 ہے جو اس وقت چل رہا ہے جس کی مدد سے پانی کی بہت زیادہ بچت ہو رہی ہے۔ ہم جب High Efficiency Irrigation System کی بات کرتے ہیں تو اس میں ایک power cost آجاتی ہے اسے چلانے کے لئے انرجی درکار ہوتی ہے جس سے کاشتکار کی cost of production بڑھ جاتی ہے۔ تو اس cost of production کو کم کرنے کے لئے یا ایک level پر رکھنے کے لئے High Efficiency Irrigation System کے ساتھ ساتھ ہم سولر انرجی سسٹم بھی نصب کر رہے ہیں یعنی جہاں High Efficiency Irrigation System ہو گا وہاں پر سولر انرجی سسٹم بھی نصب کیا جائے تاکہ کاشت کی لاگت میں اضافہ نہ ہو اور اس کی energy cost minimize کی جاسکے۔

جناب چیئر مین! اگر ہم نے سبزیوں کی پیداوار بڑھانی ہے تو پھر tunnel farming کے علاوہ کوئی اور چارہ کار نہیں ہے۔ ہم tunnel farming کے ذریعے نہ صرف سبزیوں کی پیداوار میں اضافہ کر سکتے ہیں بلکہ اس سے off season vegetables بھی پیدا کی جاسکتی ہیں۔ اس لئے موجودہ حکومت نے 1200 ایکڑ پر tunnel farming کا انعقاد کیا ہے اور کسانوں کو tunnel farming system نصب کر کے دیا ہے جس کی وجہ سے وہ بہتر طریقے سے سبزیاں پیدا کر رہے ہیں۔ کسان tunnel farming کے ذریعے نہ صرف seasonal بلکہ off season سبزیاں بھی produce کر رہے ہیں۔

جناب چیئر مین! جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ ہمارے صوبہ پنجاب میں نہری نظام کا ایک بہت بڑا network موجود ہے لیکن پنجاب میں کچھ علاقے ایسے بھی ہیں کہ جہاں پر نہری پانی میسر نہیں ہے۔ وہ کسان جو کہ ٹیوب ویلوں کے ذریعے اپنی زمین کو سیراب کرتے ہیں، ہم نے ان کو بھی facilitate کیا ہے۔ ان کے irrigation نظام کو بہتر کرنے کے لئے، ان کے کھالے پختہ کرنے کے لئے موجودہ حکومت نے کام کیا ہے اور تقریباً 1614 ایسی irrigation سکیمنیں ان علاقوں میں بنائی گئی ہیں کہ جہاں پر نہری پانی میسر نہیں ہے اور لوگ ٹیوب ویلز کے پانی سے اپنی فصلوں کو سیراب کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین! اس کے ساتھ ساتھ sprinkler system of irrigation کو بھی متعارف کروایا گیا ہے اور 140 ایکڑز پر sprinkler system of irrigation نصب کیا گیا ہے۔ اس کی وجہ سے کاشت کار نہ صرف بہتر پیداوار لے رہے ہیں بلکہ پانی بھی save ہو رہا ہے۔ اگر کھیت levelled نہ ہوں تو پھر بھی بہت زیادہ پانی ضائع ہوتا ہے اور اس کو روکنے کے لئے Laser Land Leveler کے استعمال کو عام کیا گیا ہے۔ کاشت کاروں کو subsidized نرخوں پر Laser Land Levelers مہیا کئے گئے ہیں۔ ہماری حکومت نے اب تک کسانوں کو ایک ہزار Laser Land Levelers subsidized rate پر مہیا کئے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ irrigation کے نظام کو بہتر کرنے کے لئے LBDC Canal network پر Technology Transfer Centers قائم کئے گئے ہیں اور وہاں پر کاشت کاروں کو ٹریننگ دی جاتی ہے کہ وہ اپنے پانی کی efficiency کس طرح بہتر کر سکتے ہیں۔ اس سے بھی بہت سے کاشت کاروں کو فائدہ ہوا ہے۔

جناب چیئرمین! اس کے ساتھ ساتھ ہمارا Agriculture Engineering Wing بھی کاشت کاروں کو سہولتیں مہیا کر رہا ہے اور بہت سارے کاشت کار اس سے مستفید ہو رہے ہیں۔ کسانوں کو سستے داموں بلڈوزر دیئے جا رہے ہیں۔ ٹیوب ویلز نصب کرنے کے حوالے سے Agriculture Engineering Wing کاشت کاروں کی راہنمائی کر رہا ہے۔ اس وقت تک 3300 ٹیوب ویلز Agriculture Engineering Wing نے کاشت کاروں کو نصب کر کے دیئے ہیں۔

جناب چیئرمین! ہمارے ملک اور خصوصاً صوبہ پنجاب میں زرعی ریسرچ پر بھی بہت زیادہ کام ہو رہا ہے۔ دنیا میں بہت کم ممالک ایسے ہیں کہ جہاں پر Hybrid Wheat پیدا کرنے پر توجہ دی جا رہی ہے اور پاکستان ان ممالک میں شامل ہے۔ اس وقت پاکستان میں Hybrid Wheat کی ریسرچ آسٹریلیا کے برابر ہے۔ آسٹریلیا نے Hybrid Wheat پر بہت زیادہ advancement کی ہے۔ الحمد للہ آج پاکستان میں بھی اس کے مقابلے میں Hybrid Wheat پر advancement ہوئی ہے۔ ہم کسانوں کو انڈسٹریز کے ساتھ link کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ہم نے گندم کی ایسی اقسام introduced کروائی ہیں جو کہ انڈسٹریز کی

requirements کے مطابق ہیں جیسا کہ Durum Wheat ہے جو کہ Pasta بنانے کے لئے کام آتی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! اس کے علاوہ مختلف pesticides industries کو ہمارا محکمہ چیک کر رہا ہے تاکہ بہتر pesticides تیار ہو سکیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ہمارے سائنسدان اجناس کی جو نئی اقسام دریافت کرتے ہیں ان کی رجسٹریشن کے process میں پہلی بار یہ تبدیلی کی گئی ہے کوئی بھی نئی قسم اب DNA test کے بغیر رجسٹرڈ نہیں ہو سکے گی یعنی ہر نئی قسم کو DNA test کے result کے ساتھ ہی رجسٹرڈ کیا جائے گا تاکہ بیجوں میں پائی جانی والی impurities کو روکا جاسکے۔

جناب چیئرمین! آپ جانتے ہیں کہ ایک بڑے عرصہ کے بعد یہاں پر ٹڈی دل کا حملہ ہوا ہے۔ جب فصلوں پر ٹڈی دل کا حملہ ہوا تو حکومت کی ہدایت کے مطابق محکمہ نے بہت محنت سے کام کیا اور اس حملے کو احسن طریقے سے کنٹرول کیا گیا ہے۔ اللہ کا فضل ہے کہ ان اقدامات سے شعبہ زراعت میں ایک واضح بہتری نظر آرہی ہے۔ ہمارا محکمہ زراعت صوبہ میں چند ایک نئی منڈیوں کا قیام بھی عمل میں لانے لگا ہے۔ اس کے لئے ورلڈ بینک کے ساتھ اس وقت negotiation ہو رہی ہے اور اس negotiation کے بعد خاص طور پر لاہور، راولپنڈی اور ڈیرہ غازی خان میں نئی state of the art منڈیاں قائم کی جائیں گی۔ یہ چند اقدامات زراعت کی بہتری کے لئے اٹھائے گئے ہیں۔ مجھے فخر ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے یہ اقدامات اٹھانے کے بعد موجودہ حکومت کی طرف سے زراعت کو priority دینے کے بعد یہ نتیجہ آیا ہے کہ ملک میں سات ایسی فصلیں ہیں جن کی اس سال record پیدا ہوا ہے۔ ماضی میں پنجاب کا گندم کا record ہدف 20.4 ملین ٹن تھا جب کہ اس سال اللہ کی مہربانی سے پنجاب میں 20.9 ملین ٹن گندم پیدا ہوئی ہے جو ایک record ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ چاول ہماری دوسری بڑی فصل ہے پنجاب میں اس سال 5 ملین ٹن سے زائد چاول پیدا ہوا ہے جو ایک record ہے۔ اسی طرح مکئی 7 ملین ٹن سے زائد پیدا ہوئی ہے اور یہ بھی ایک record ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ آپ دیکھیں گے کہ حکومت کی ان پالیسیوں اور کوششوں کی وجہ سے ہماری زراعت میں بہت بہتری آئے گی۔ ایک سال پہلے تک لوگ predict کر رہے تھے کہ پاکستان کی معیشت 2 فی صد کے حساب سے grow کرے گی لیکن اب جو اعداد آرہے ہیں زراعت میں boost آنے کی وجہ سے prediction کی جا

رہی ہے کہ اس سال کے آخر تک پاکستان کی معیشت 4 فی صد ہو جائے گی۔ میں انہی الفاظ کے ساتھ آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، سردار اولیس احمد خان لغاری!

سردار اولیس احمد خان لغاری: جناب چیئرمین! مہربانی۔ نحمدہ نصلی علی رسولہ الکریم O اما بعد اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم O بسم اللہ الرحمن الرحیم O جناب چیئرمین! آج زراعت کے اوپر بحث اس ایوان میں ایسے وقت پر ہو رہی ہے جب بد قسمتی سے تین سال گزرنے کے بعد یہ پارلیمنٹ Public Accounts Committee کا ایک چیئرمین نہیں رکھ سکا۔ یہ ایوان کے اندر Standing Committees کا نظام exist نہیں کرتا، حکومت جب جس Standing Committee کا اجلاس کرنا چاہتی ہے اُس کمیٹی کے ایک ایک، دو دو ممبرز کو بلا کر کمیٹی کی proceedings کے اوپر stamp کر کے اسی ایوان میں پیش کر کے باقاعدہ قانون سازی پچھلے تین سال سے ہو رہی ہے۔ یہ وہ ایوان ہے جہاں بد قسمتی سے وزراء نے اس ایوان کو جو اہمیت دی وہ آپ نے خود دیکھ لی لیکن یہ وہ بد قسمت ایوان ہے جہاں پچھلے اجلاس میں غلط رولز کی بیساکھیوں کے اوپر چڑھ کر باقاعدہ قانون سازی کی ہے۔ یہ وہ ایوان ہے اور یہ وہ حکومت ہے جو برطانیہ اور دنیا کی سب سے بڑی جمہوریتوں کی مثالیں دیا کرتے تھے کہ وہاں ایسا ہوتا ہے اور وہاں ویسا ہوتا ہے۔ اُن جمہوریتوں کے اندر Chief of Executive orders کے ذریعے نہیں بلکہ باقاعدہ پارلیمنٹ کے اندر قوانین کے پر خاطر خواہ بحث ہونے کے بعد لائے ہوئے قوانین کی بنیاد کے اوپر حکومت اپنے اہداف پورے کرتی ہے اور rules and regulations کو executive orders کے اندر implement کرتی ہے۔ بد قسمتی سے یہ وہ ایوان ہے جہاں کشمیر، فلسطین اور پنجاب کے اندر جتنے بھی اہم امور اس پارلیمنٹ کے اندر discuss ہوئے وہاں پنجاب حکومت کا Chief Executive اپنی کرسی پر بیٹھنے کا شرف بخشا؟ اس ایوان کے ان ممبران کی مہربانی کی وجہ سے ان کے ووٹ کی وجہ سے وزیر اعلیٰ نے جو power yield کی اور جس کی بنیاد پر وہاں پر جا کر حکمرانی کی جا رہی ہے اُس ایوان کو ہمارے وزیر اعلیٰ نے کتنی دفعہ عزت بخشی؟ کتنے Zero Hours کے اندر سوالات کے جوابات

دیئے؟ یہ کام وزیر اعلیٰ نہیں کریں گے تو ان کے وزراء یہ کام کیوں کریں گے؟ آج سوائے پانچ چھ وزراء کے جو ابھی اس وقت بھی ایوان میں موجود ہیں ان کے علاوہ کس وزیر نے ایوان میں آ کر ایک خاطر خواہ بحث کے ذریعے questions کے answers کئے ہیں؟ میں اُس ایوان کے اندر حزب اختلاف کی طرف سے زراعت پر بحث کا آغاز کر رہا ہوں۔ یہ وہ ایوان ہے اور میں آپ کی خدمت میں یہ ضرور عرض کروں گا کہ آج میڈیا کی طرف سے یہاں پر صرف ایک معزز ممبر representative ہے۔ ہماری طرف سے زراعت کے اوپر خاطر خواہ بحث عوام تک کس طرح پہنچے گی؟ ہماری video recordings آپ کی مہربانی سے، سیکرٹری اسمبلی کی مہربانی سے ہمیں مل جاتی ہے جس کو ہم بھی social media پر چلا لیتے ہیں لیکن کتنے electronic media or print media پر پنجاب اسمبلی کے ممبران کی تعریف کے حوالے سے انہوں نے خاطر خواہ بحث کی، حکومت نے ہمت کی اور سید حسنین جہانیاں گریڈی صاحب نے اتنے اچھے پروگرام بتائے لیکن ان پر حزب اختلاف نے کیا کیا اعتراضات کئے یہ چیزیں کتنے میڈیا کے اندر آتی ہیں۔ ہاں، کوئی oath لے یا نہ لے بڑی سنسنی خیز چیزیں ہوتی ہیں وہ میڈیا میں آجاتی ہیں لیکن جن چیزوں کی وجہ سے ہمارے معاشرے کے اندر فرق پڑے گا جن کی وجہ سے ہمارے سیاستدانوں کو عوام شتابش دے گی وہ چیزیں آج اس ایوان سے باہر جا ہی نہیں رہیں۔

جناب چیئرمین! میں زراعت کے اوپر بات کرنے سے پہلے تین چھوٹی چھوٹی چیزیں آپ کی اجازت سے آپ کے سامنے ضرور رکھوں گا۔ میں نے اپنے آپ سے یہ عہد کیا ہے کہ پاکستان اور اس صوبے کے سب سے بڑے مسائل جن میں ایک atomic bomb ہے جو پاکستان کی معیشت اور معاشرت کو تباہ کرے گا وہ higher population growth rate ہے۔ اگر آپ 2040 تک اسی growth rate پر چلتے رہے تو ہماری آبادی 30 کروڑ ہو جائے گی۔ ہر سات سیکنڈ کے بعد ایک بچہ پیدا ہوتا ہے۔ اس growth rate کی وجہ سے زراعت بھی متاثر ہوتی ہے، اس growth rate کی وجہ سے law and order متاثر ہو رہا ہے، governance system کا بیڑا غرق ہو رہا ہے کیونکہ overload آیا ہوا ہے۔ سید حسنین جہانیاں گریڈی صاحب کے محکمے کو زیادہ آبادی کو address کرنا پڑے گا۔ آپ کب تک افسروں کی تعداد بڑھائیں گے؟ آپ کی آبادی 2.5 فیصد سے بڑھ رہی ہے اور آپ کی معیشت 2 فیصد تک ہے۔ پاکستان کے اندر

negative growth rate ہے پاکستان کے اندر اگر آپ ریٹ نمبرز کو سمجھنا چاہیں population کے بعد سپریم کورٹ کے decision کے باوجود جو لوکل گورنمنٹ سسٹم کے اوپر جو ڈا کہ مارا گیا ہے میں اس کو condemn سمجھوں گا یہ ایک polite طریقے سے حکومت کو condemn کرنا چاہئے تھا عمران خان نے 35 ہزار لوگوں کی بجائے 50 ہزار لوگوں کو اپنے اختیارات چھوڑ کر، ان وزراء سے چھین کر، چالیس ہزار لوگوں تک پہنچانے تھے۔ لوگ نہیں دیکھ رہے کیوں نہیں ہوا؟ لوگ کہہ رہے ہیں تین سال ہو گئے تم نے ہمارے جو پہلے ہی 35 ہزار نمائندے تھے ان سے چھین کر اپنے وزراء اور وزیر اعلیٰ کو دے دیئے ہیں۔ حقیقت تو یہ ہے کہ نہ ہمیں کوئی نیا نظام دیا اور نئی حکومت دی اور نہ لوکل گورنمنٹ کا سسٹم دیا وہ نہیں پوچھیں گے کون سا بہانہ آپ کے پاس ہے، کون سے قوانین پر آپ agree کرتے ہیں کہ نہیں کرتے یہ چیزیں عوام نہیں پوچھے گی۔ لوکل گورنمنٹ سسٹم کے ساتھ جو تباہی ہو رہی ہے پلیز اس کا احساس کریں۔

تیسرا پوائنٹ کیونکہ میں نے محمود الرشید جو کہ ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے منسٹر ہیں ادھر بیٹھے دیکھا تو میں نے جو ڈاؤن لوڈ کر لیا وہ موجود نہیں ہیں لیکن پھر بھی ریکارڈ کے لئے کہنا چاہتا ہوں میرے حلقے میں ایک جگہ ہے سخی سرور۔ حضرت سخی سرور ایک بہت بڑے saint گزرے ہیں انہوں نے اسلام کو اس برصغیر کے اندر پھیلایا ہے اصلی صوفی saint تھے ان کے لاکھوں زائرین ہر سال جاتے ہیں، تین سال سے اس شہر کے اندر میلہ نہیں ہوا کبھی covid کی وجہ سے، کبھی لائن آرڈر کی وجہ سے SOPs adopt کئے جاسکتے تھے اس پورے شہر کی پوری معیشت اب ریزہ ریزہ ہو گئی ہے اس کے بعد کیا کیا پانی پچھلے ایک مہینے سے وہاں ایک بوند پینے کا پانی نہیں ہے یہ وزیر اعلیٰ کا ضلع ہے، ایک بوند پینے کا پانی نہیں ہے سب پبلک ہیلتھ کی سکیس میں بند پڑی ہوئی ہیں اس پر اگر کوئی مہربانی ہو سکے تو کریں۔ میں اب ایگر لیکچر پر آتا ہوں میں بڑا appreciate کرتا کہ اگر گریڈی صاحب اس چیز کو conclude کرتے انہوں نے شروع میں حکومت کے متعلق تو بہت اچھی اچھی باتیں کیں میں appreciate کروں اگر end of the debate پر وہ ہماری چیزوں کو recognize کر کے، نوٹ کر کے اور کچھ ہمیں بھی hope دیں اور آئندہ جو بجٹ آرہا ہے اس میں ہمت کریں اگر وزیر اعلیٰ صاحب کو ان کی باتیں سمجھ آجائیں۔ یہاں تو اکثر ہمارے بیچارے وزراء جن کے اتنے اتنے ذہن ہیں، سوچ اتنی ہے وہ جب

وزیر اعلیٰ کے سامنے جاتے ہیں ان کو کوئی بات ہی سمجھ نہیں آتی۔ تو resource of allocation کیا ہوگی اور فنڈنگ کیا ہوگی اور کام کیا ہوئے۔

جناب چیئرمین: پہلے بھی ایسے ہی ہوتا رہا ہے۔

سر دارا ولیس احمد خان لغاری: جناب چیئرمین! آپ جب چیئرز سے یہاں آجائیں گے تو آپ کے ساتھ بحث کریں گے۔ ابھی آپ کی چیئر کی respect ہے۔ اُس وقت بتاؤں گا انشاء اللہ۔

جناب چیئرمین: سسٹم ایسے ہی چل رہا ہے۔

سر دارا ولیس احمد خان لغاری: جناب چیئرمین! ایگریکلچرل سیکٹر مسلسل decline میں ہے اور facts and figures یہ کہتے ہیں کہ 2018 میں کاٹن کی 7.6 ملین بیلز تھیں جو 2020 میں 4.5 ملین بیلز رہ گئی ہیں۔ یہ lack of resources ہیں quality seed نہیں ہے آپ کی حکومت کے اندر پنجاب سیڈ کارپوریشن نامی ادارہ جو کوالٹی بیج دیتا ہے جس کا مقصد یہ نہیں ہے کہ افسروں کو accommodate کرو اس کا مقصد کوالٹی بیج بنانا ہے اس کی 30 فیصد germination ہے، یعنی پچھلے سال 100 بیج لگایا جن میں سے صرف 30 بیج اُگے جب وہ دوبارہ بیج لینے گئے تو جواب ملتا ہے کہ کوئی بیج نہیں ہے۔ اب کیا ہو lack of production ہوئی، اس کی وجہ سے کاٹن کی lack of production سے ٹیکسٹائل انڈسٹری کے لئے raw material میں کمی آئی ہے اس سے آپ کا import bill بڑھا ہے۔ آپ کا trade deficit بڑھا ہے یہ صرف کاٹن کی امپورٹ کی وجہ سے ہوا ہے۔ اس کا solution کیا ہے؟ گریڈی صاحب! آپ نے اس سال کتنا فنڈ ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ کے لئے رکھا ہے؟ ایگریکلچرل منسٹر کا کیا ارادہ ہے اور ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ کے لئے کتنے فنڈز کی ضرورت ہے؟ ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ فنڈز کی کاٹن سیکٹر کو کتنی ضرورت ہے؟ کیا کسی ایگریکلچرل پالیسی میکر نے ٹیکسٹائل انڈسٹری سے پوچھا ہے کہ تمہاری انڈسٹری میں آج جو مشینیں لگی ہوئی ہیں اس کو کس staple length کی کاٹن چاہئے کتنے micron air strength کی کاٹن چاہئے، کس رنگ کی کاٹن چاہئے، کس ورائٹی کی کاٹن چاہئے تاکہ ہم اپنے ریسرچ کے اداروں کو کہیں کہ وہ یہ seed بنائیں اور ان کو ہدف دیں اور ان کو پیسے بھی دیں۔ کیا کبھی انہوں نے سوچا ہے کہ ٹیکسٹائل ملوں کے جو ٹیکس ایف بی آر کو دیتے ہیں اس میں سے 5 فیصد ٹیکس کی کمی کریں اس کا ریسرچ آف ڈویلپمنٹ فنڈ بنائیں اس فنڈ کو

حکومت کے ساتھ مل کر پرائیویٹ سیکٹر run کرے، اس فنڈ کے ذریعے ریسرچ اینڈ انسٹیٹیوٹ کے پروگرامز ہوں اس کے ذریعے بیج بنیں۔ کیا یہ سوچ بچار کبھی انہوں نے کیا ہے؟ پچھلے تین سال میں ان کی کسی تقریر کے اندر یا کسی ایگریکلچرل منسٹر کی تقریر یا وزیر اعظم کی کسی تقریر میں اس قسم کی باتیں یا پلان ہم نے تو نہیں سنا۔

جناب چیئرمین! اب آپ شوگر کین کی طرف آجائیں، شوگر کین دوبارہ lack of research میں ہے۔ وہی varieties BL4-B162 جو 1965، 1960، 1978، 1972 کی بنی ہوئی ہے کبھی کوئی وراثی آجاتی ہے تو کبھی کوئی آجاتی ہے۔ آپ کی شوگر کا ایک ایک کلو جو پنجاب کے اندر produce ہو رہا ہے وہ دنیا میں سب سے زیادہ پانی consume کرتا ہے۔ فرض کریں اگر ایک کلو چینی برازیل میں پروڈیوس ہوتی ہے وہ پانچ گیلن پانی consume کرتی ہے تو یہاں آپ شاید پچاس گیلن پانی استعمال کر رہے ہوں گے۔ آپ کی جو وراثی ہیں they are thirsty for water ان کو بار بار پانی نہ لگا تو ان میں drought resistance نہیں ہے ان کے اندر بیماری کی resistance نہیں ہے ان میں viruses کی resistance نہیں ہے۔ کیا کبھی حکومت نے شوگر مل ایسوسی ایشن کو کہا کہ تم جو R&D کے لئے sugar cess کا پیسہ دیتے ہو اگر اس کے علاوہ پانچ روپے فی من مزید دو تاکہ ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ فنڈ بنے اور ان سے نئی varieties پیدا ہوں۔ یہاں surplus پروڈیوسر ہیں، پاکستان کی ڈیمانڈ سے زیادہ پروڈیوس کرتے ہیں لیکن وہ مہنگائی کر کے ڈیمانڈ اور سپلائی میں کھیلتے ہیں، میں کہتا ہوں کہ عمران خان جہاں شوگر کین 100 ٹن پر ڈے پروڈیوس ہو رہی ہے وہاں فری شوگر ملوں کی اجازت کیوں نہیں دیتا، کیوں نہیں 500 ٹن پر ڈے گڑ بنانے والے کو اجازت دیتا جو as a cottage industry کام کر رہا ہے۔ آپ کے خیال میں جو اس دفعہ ریٹ ملا ہے زمینداروں کو وہ ان شوگر ملوں کی وجہ سے ملا ہے؟ آپ کے خیال میں جو کم ریٹ ملتا ہے وہ حکومت کی کوتاہی ہوتی ہے۔ نہیں، ڈیمانڈ اور سپلائی کا کھیل ہے، آپ فری کریں تو ہر ایک کو اپنی ڈیمانڈ میں لیکر آنے دیں جو سب سے efficient ملیں ہوں گی وہ survive کر جائیں گی۔ آج کل جو بڑے بڑے پردھان منتری بیٹھے ہوئے ہیں ان کو ماشاء اللہ بڑا competitive advantage ہے۔ وہ شروع سے مل کے کام میں ہیں وہ survive کریں گے۔ آپ لوگ جو حکومت کے ذمہ دار ہیں اور ہر پاکستان کا خیر خواہ یہ بات

کرتا ہے۔ صرف زمیندار اور انڈسٹریل کی بات نہیں ہے ہم خوش ہیں اگر شوگر مل والے پیسے کمائیں۔ ہم خوش ہونا چاہتے ہیں اگر بیس خاندانوں کی بجائے چھ سو خاندان پیسے کمائیں، شوگر پراسیسنگ سے اپرٹل کلاس والا پیسے کیوں نہیں کما سکتا سے، شوگر کین کی بھی بہت ریسرچ کی ضرورت ہے۔

جناب چیئرمین! اب آپ آجائیں خوردنی تیل جو edible oil ہوتا ہے، ابھی ایگر کلچرل منسٹرنے بات کی ہے، چار ارب US ڈالر کا خوردنی تیل ہر سال پاکستان امپورٹ کرتا ہے۔ پاکستان کی ڈیمانڈ کا 88 فیصد ہے Islamic Republic of Pakistan with all the water resources it has ہم 12 فیصد صرف خوردنی تیل پورا کر رہے ہیں۔ NARC کا آئل سیڈ کے پروگرام کا ہیڈ جو کہ نیشنل ایگریکلچرل کونسل سے ہے وہ کہتا ہے کہ ایڈیبل آئل کے لئے 25 فیصد yield سے potential achieve کر رہے ہیں یعنی سورج مکھی، کینولا، کاسٹن سیڈ آئل اور اس قسم کے جتنے بھی بیج جن سے خوردنی تیل حاصل کیا جاتا ہے۔ ہم صرف 25 فیصد achieve کر رہے ہیں جو پاکستان کا اچھا زمیندار ہے وہ 78 فیصد yield اس وقت achieve کر رہا ہے تو یہ اتنا بڑا gap آپ دو سال میں پورا کر سکتے ہیں اگر آپ اپنی extension services والے کو کہیں کہ ہر خوردنی تیل کی جنس پیدا کرنے والے تک پہنچیں اور اس کو جا کر سمجھائے کہ اس کی ٹیکنالوجی میں جو وہ اس کو استعمال کر رہا ہے اور جو اچھا زمیندار اور جو پروگریسو فارمر کر رہا ہے اس میں فرق کیا ہے اور ریسرچ سینٹر کی عام زمیندار تک پہنچ ہی نہیں ہے۔ ان کو پہچان ہی نہیں ہے کہ کون کتنی فصل اگاتا ہے۔ اس حوالے سے کوئی رجسٹریشن سسٹم نہیں ہے۔ انہوں نے Apps کے بارے میں کہا ہے کہ منڈی App ہے اور فلاں App ہے۔ مجھے بتایا جائے کہ کیا کوئی App ہے؟ جہاں ہر پانچ ایکٹر والا زمیندار رجسٹرڈ کر سکے کہ میں نے بھی سورج مکھی یا کینولا لگایا ہوا ہے۔ آپ آئیں اور میری مدد کریں۔ یہ کہیں گے کہ نہیں ہے۔ اس نے quote unquote میں کہا ہے National Oil Seed Programme جسے PTI Government چلا رہی ہے۔ اس نے رپورٹ میں لکھ دیا ہے کہ ایسا lack of crop management system کی وجہ سے ہے۔ آپ انٹرنیٹ پر جائیں ریسرچ کریں تو آپ کو سب مل جائے گا۔ وزیر اعظم پاکستان جنہوں نے National Oil Seed Enhancement Programme کو launch کیا ہے۔ اس پروگرام کی basis یہ ہیں کہ پانچ

ہزار روپے فی ایکڑ خوردنی تیل کی جنس پیدا کرنے والے کو بس سبسڈی دے دو۔ میں کہتا ہوں کہ پیداوار میں اضافہ کے لئے اس سبسڈی سے کچھ نہیں ہو گا۔ اس پانچ ہزار روپے کی سبسڈی سے پیداوار نہیں بڑھے گی۔ پیداوار اس وقت بڑھے گی جب کسان کو معلوم ہو گا کہ میں نے بیج کو بھگو کر کاشت کرنا ہے یا کس طرح کاشت کرنا ہے اور کس وقت کون سا سپرے کرنا ہے اور کون سی ٹیکنالوجی استعمال کرنی ہے۔ آپ کی Agricultural extension services have completely failed and they have not failed only in these three years. یہ پچھلے 20 سال سے مستقل طور پر governance میں extension services failure کا رجحان دیکھا جا رہا ہے۔ آپ کو اس پر خصوصی طور پر توجہ کرنی چاہئے اور invest کرنا چاہئے۔

جناب چیئرمین! Water for Agriculture پانی کے بغیر زندگی نہیں، پانی کے بغیر گردیزی صاحب کی وزارت نہیں اور پانی کے بغیر میری آمدن نہیں۔ آپ سنیں کہ یورپی یونین میں ایک کیوبک میٹر پانی سے 1.6 کلو گرام زرعی جنس پیدا ہوتی ہے چائینہ میں 0.7 کلو گرام پیدا ہوتی ہے، انڈیا میں 0.4 کلو گرام اور پاکستان میں 0.1 کلو گرام جنس پیدا ہوتی ہے یعنی اسی پانی سے ہم 14 گنا زیادہ جنس پیدا کر سکتے ہیں۔ ہماری water efficiency نہیں ہے۔ ہمارے سندھ اور پنجاب میں کئی لوگوں نے تالابوں کے بجائے بڑی بڑی barrels لگائی ہوئی ہیں اور پانی ضائع ہو رہا ہے۔ ہمارے یہاں over irrigation کرتے ہیں جس سے سیم تھور پیدا ہوتا ہے۔ ہم drainage پر خرچ نہیں کرتے۔ Water management اور soil conservation گردیزی صاحب کی وزارت میں دو بہت اہم محکمے ہیں۔ خدا را! اس کے بجٹ کو 50 گنا تک بڑھائیں۔ اگر 40 فیصد کسان water efficient system کے تحت دے رہا ہے تو اس پر 10 فیصد لو اور جو کسان پانچ ایکڑ سے کم والا ہے اس کو 10 فیصد قرض حسنہ دو اور اس سے 10 سال بعد واپس لو اگر efficient irrigation systems introduce نہ ہوئے تو آج آپ 50 ہزار ایکڑ پر پہنچے ہوئے ہیں اور اگر ایک سال میں آپ 6 لاکھ ایکڑ تک نہ پہنچے تو آپ اور ہم ادھر ہی ہیں۔ آپ مجھ سے بعد میں پوچھ لیجئے گا۔

جناب چیئرمین! Soil کے حوالے سے امریکی صدر نے 1960 میں نیشنل پالیسی بنائی تھی۔ ہم آج بھی اندھے ہیں۔ Soil یعنی مٹی جس کے اندر فصل ہوتی ہے۔ یہ مٹی لاکھوں اور کروڑوں سالوں میں بنتی ہے۔ ہم اس مٹی کی ایسی کی تیسری پھیر رہے ہیں۔ ہم Soil میں invest

نہیں کر رہے۔ Soil ایک زندہ چیز ہے۔ اس کو زندہ کرو۔ اس میں biomass ڈالو۔ یہ جو گندم اور چاول کے سٹاک کو آگ لگتی ہے تو اس پر سختی سے پابندی لگاؤ۔ اس پر لوگوں کو دس سال قید کی سزا دو تاکہ وہی biomass دوبارہ زمین کی مٹی کو recreate کرے۔

جناب چیئرمین! وزیر آبپاشی کے نیچے پانی کا 4 ہزار۔ ارب روپے کا infrastructure ہے۔ اگر اس کا 4 فیصد بھی اس کو دیا جائے تو وہ 160۔ ارب روپیہ بنتا ہے۔ پچھلے سال 26۔ ارب روپیہ infrastructure کی maintenance کے لئے رکھا گیا تھا۔ یہ infrastructure تباہی کی طرف جا رہا ہے۔ ہم اندھے ہیں۔ ہم نے کبوتر کی طرح آنکھیں بند کی ہوئی ہیں۔ آپ کا یہ issue جب explode کرے گا تب آپ کو یہ Covid وغیرہ ہر چیز بھول جانی ہے جب بھوک آرہی ہوگی۔ ہماری آبادی بڑھ رہی ہے اور یہ infrastructure تباہ ہو رہا ہے۔ ہم تو تھے ہی بڑے، ہم تو مان چکے ہیں کہ ہم بڑے تھے لیکن آپ نے تین سال میں اس کے متعلق کیا کیا ہے؟ آپ کا کونسا پڑھے لکھوں کا vision ہے جو ہمارے پاس نہیں تھا جسے آپ نے پیش کر کے اس پر implement کیا ہے۔

جناب چیئرمین! نئے water connections میں غیر آباد علاقوں میں efficient irrigation system کی شرط رکھ کر اگر 50 ایکڑ کا باغ ایک ایکڑ کے باغ کے پانی سے آباد ہو سکتا ہے تو اس کو آپ نیا connection کیوں نہیں دیتے؟ اور اپنی productivity enhance کیوں نہیں کرتے؟

جناب چیئرمین! میں شکر کرتا ہوں کہ وزیر صاحب نے ریسرچ کی بات کی ہے۔ میں آج بہت خوش ہوں کہ انہوں نے یہ تسلیم تو کیا۔ اس صوبہ کی زراعت کی 2400۔ ارب روپے کی GDP ہے۔ دنیا کے قوانین کے مطابق set standard ہے کہ any progressive country in a certain sector has to invest 2% of the GDP value in to research and development. تو 48۔ ارب روپے صرف ریسرچ کے اندر بنتے ہیں۔ پنجاب کا تنخواہوں کے علاوہ ریسرچ کا کل بجٹ 68۔ کروڑ روپیہ ہے۔ یہ آپ کے پچھلے سال کے بجٹ کے figures ہیں میں نے کتابوں سے لئے ہیں۔ میں چیلنج کرتا ہوں کہ اگر یہ بات غلط ہو۔ یہ تنخواہوں کے علاوہ ہیں، T.A اور D.A کے علاوہ ہیں۔ حکومت ریسرچ میں جو investment کر رہی ہے تو وہ کل 68۔ کروڑ روپیہ ہے۔ آپ 48۔ ارب روپیہ اور 68۔ کروڑ روپیہ دیکھ لیں۔

آپ چیف منسٹر کے پاس جائیں تو کیا اس میں یہ ساری بات سمجھانے کی صلاحیت ہے کہ میں نے زراعت میں ریسرچ پرائیویسٹاٹ کیا ہے۔ وہ کہے گا کیوں تو پھر آپ کیا کہیں گے؟

جناب چیئر مین! الحمد للہ۔ پاکستان دنیا میں citrus production کے حوالے سے پانچویں نمبر پر ہے۔ ہمارے پاس پاکستان میں ایک بھی disease free citrus nursery نہیں ہے۔ Not one which is free of CTV virus, greening disease and other diseases are found in this province. Not one. دینے کا پروگرام نہیں ہے۔ آسٹریلیا میں حکومت کے root stock کے علاوہ اجازت ہی نہیں ہے۔ حکومت کی bud wood certified nurseries کے علاوہ اجازت ہی نہیں ہے۔ ہماری bud wood infected ہے۔ ہماری root stock infected ہے اور یہ مسئلہ تمام چیزوں کا ہے۔ ہمارے vegetable seeds, citrus, mango nurseries یا جس چیز کا نام لیں infected ہیں۔ کپاس کی تو ایسے ہی جڑ ماری جا چکی ہے۔ So We are in a very serious kind of this situation میں نے جو باتیں کی ہیں وہ میں نے پاکستان تحریک انصاف کی حکومت کو نیچا دکھانے یا اپنے آپ کو اچھا دکھانے کے لئے قطعاً نہیں کیں۔ اگر یہ تاثر گیا ہے تو مہربانی کر کے کھلے ذہن کے ساتھ سوچیں اور زراعت کے اندر ان چیزوں کے بارے میں سوچ کر آگے بہتری کی طرف لے جانے کی کوشش کریں۔

جناب چیئر مین! ہم زمیندار ہر وقت شرم محسوس کرتے ہیں۔ اگر CPEC کا کوئی بڑا آتا ہے، کوئی بڑا امریکن investor آتا ہے، کوئی برازیل کا آتا ہے، چائینہ کا آتا ہے یا فرانس کا آتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ We are planning to invest 500 millions US Dollars into this industry. We will tax break. وہ کہتے ہیں کہ tax break دو۔ پاکستان میں چھوٹے بڑے کسان ہیں۔ پنجاب میں 35 فیصد کسان ٹیکس ادا کر رہا ہے۔ پاکستان میں 35 فیصد بڑے جاگیر دار نہیں ہیں۔ بڑے کسان دو، چار، دس، پندرہ یا بیس ہوں گے۔ کوئی ڈریٹنگ، کوئی لغاری، کوئی مزاری، کوئی چودھری اور کوئی رانا صاحبان ہوں گے۔ یہ کتنے ہو جائیں گے 35 فیصد کسان ٹیکس دے رہا ہے۔ اس ٹیکس میں کمی آنی چاہئے اور زرعی ٹیکس 35 فیصد کے بجائے 10 یا 15 فیصد بڑے کسانوں تک محدود ہونا چاہئے۔ ہمارے کسان اس وقت ٹیکس afford نہیں کر سکتے۔ آپ پانی پلاتے ہیں اور آپ کو پتا ہے کہ

2018 کے اندر ٹیوب ویل چلانے کے لئے تمام ٹیکس ملا کر بجلی کا جو بل آتا تھا وہ ہمیں 6 روپے 17 پیسے فی یونٹ پڑتا تھا لیکن آج 10 روپے 88 پیسے کا یونٹ پڑ رہا ہے یعنی ایگر لیکچر کی بجلی per unit cost double ہوئی ہے۔ میں اپنے بجلی کے بلوں کی calculation کر کے آپ کو بتا رہا ہوں۔ پہلے DAP کھاد کی بوری 3300 روپے کی تھی لیکن آج 5600 روپے کی ہے۔ Chlorpyrifos دوائی جو ڈیمک کے لئے استعمال کی جاتی تھی اُس کے ریٹ میں 80 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ ہر کھاد کاربیٹ 70 سے 80 فیصد بڑھا ہے۔ Pesticides, fungicides and rodenticide میں 60 سے 80 فیصد کا اضافہ ہوا ہے۔ ڈیزل کاربیٹ بہت اوپر گیا ہے۔ اگر پنجاب یا پاکستان کے اندر 11 لاکھ ٹیوب ویل ہوں گے تو اُن میں سے تقریباً صرف ایک لاکھ ٹیوب ویل بجلی پر ہوں گے باقی سب Petter Engine پر چلاتے ہیں۔ وہ Petter Engine خراب بھی ہوتا ہے، اُس میں ڈیزل اور Mobil Oil بھی use ہوتا ہے بلکہ غریب زمینداروں کے ہاتھ بھی Petter کے پٹوں میں آجاتے ہیں اور انگلیاں تک کٹ جاتی ہیں۔ وہ Petter Engine 16 یا 36 ہارس پاور کا ہوتا ہے لیکن اُس کے اندر جو ڈیزل جا رہا ہے اُس کی قیمت میں اضافہ بھی آپ سب کے سامنے ہے کیونکہ مجھے بتانے کی ضرورت ہی نہیں ہے اور میں آپ کو کس کس بات پر قائل کروں گا۔ ایگر لیکچر کی یہ تمام چیزیں serious concern ہیں۔ میں آپ کا مشکور و ممنون ہوں کہ آپ نے مجھے بات کرنے کی اجازت دی اور اپنی جماعت کا بھی مشکور ہوں کہ انہوں نے بولنے کے لئے میرا نام دیا۔ میں ایگر لیکچر منسٹر صاحب کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے بڑی خوشی سے تمام باتیں سنی ہیں۔ میں ویسے بھی ان کو فون کر کے ایگر لیکچر کمیونٹی کے مسائل بتاتا رہتا ہوں اور اُن کی مہربانی ہے کہ وہ مجھے ہمیشہ welcome کرتے ہیں۔ میں High Efficiency Irrigation System کا بہت بڑا beneficiary ہوں اور جانتا ہوں کہ HEIS کتنا زبردست ہے کیونکہ آج سے سات آٹھ سال پہلے شہباز شریف صاحب نے یہ پروگرام launch کیا تھا لہذا اس کو مزید آگے لے جانے کی ضرورت ہے۔ ابھی ہم نے سنا ہے کہ اس سال اس پروگرام کو ختم کر رہے ہیں لیکن اس کو ختم نہیں بلکہ enhance کریں تاکہ زیادہ لوگوں کی پہنچ میں آئے۔

جناب چیئرمین! میں آخر میں آپ سے ایک یہ بھی گزارش کروں گا کہ بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں ہمارے اور حکومت کی طرف سے سینئر ممبران شامل ہوتے ہیں۔ کمیٹی میں discussions ہوتی ہیں پھر سپیکر صاحب کی اجازت سے فیصلے ہوتے ہیں لیکن خدارا population growth کے

issue پر ہر اجلاس میں ایک دن بحث رکھی جائے کیونکہ جب تک اس معاملے کو ایک emergency declare نہیں کیا جائے گا تب تک پاکستان کا future اچھا نہیں ہوگا۔ شکریہ۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئر مین: چودھری محمد اقبال! موجود نہیں ہیں۔ رانا منور غوث! وہ بھی موجود نہیں ہیں۔

ملک محمد احمد خان!

ملک محمد احمد خان: جناب چیئر مین! آپ کا شکریہ

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئر مین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئر مین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئر مین! چونکہ ملک صاحب نے تین چار منٹ بات نہیں کرنی بلکہ ہم ان کو زیادہ سننا چاہیں گے لہذا میری گزارش ہے کہ اگر ہم بحث کو اگلے دن بھی continue کر لیں تو ملک صاحب سیر حاصل بات کر لیں گے۔

ملک محمد احمد خان: جناب چیئر مین! ٹھیک ہے۔

جناب چیئر مین: محترمہ عظمیٰ کاردار!

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئر مین! اگر آپ کی اجازت ہے تو میں صرف چار پانچ منٹ بات کروں گی۔ لغاری صاحب کی کیا بات ہے وہ بڑے جہاں دیدہ سیاستدان ہیں۔ میں ان کی تقریر پر comments اس لئے نہیں کروں گی کیونکہ اگر یہ خون گرمانے والی speeches اپنی حکومت میں بھی کر جاتے تو ہمارا بھلا ہو جاتا اور ہمیں بڑے زبردست سسٹم ملتے۔ میں ان کی حکومت کی زبردست کارکردگی آپ کو بتاؤں کہ یہ agriculture growth زیر و فیصد پر چھوڑ کر گئے تھے۔ لغاری صاحب نے ابھی cotton کے متعلق فرمایا ہے لیکن کاش یہ پچھلے دس سال بھی گوش گزار کرتے رہتے تو جنوبی پنجاب میں ان کے لیڈران cotton growing کے علاقوں میں شوگر فیکٹریاں نہ لگاتے۔ اللہ کا شکر ہے کہ سپریم کورٹ نے نوٹس لے لیا جس کی وجہ سے بچت ہو گئی۔ میں صرف وہ باتیں کروں گی جو واقعی public interest میں ہیں۔ ہمارے ایگریکلچر منسٹر صاحب نے آپ کو حکومت کی کارکردگی بتائی ہے۔ انہوں نے بڑے زبردست steps لئے ہیں اور اب

آئندہ دو سال میں مزید آپ کو اچھے results نظر آئیں گے۔ میں آپ کی وساطت سے گریڈی صاحب سے صرف ایک humble request کروں گی کہ پنجاب کے rural area میں 40 فیصد labour force خواتین پر مشتمل ہے اور یہ خواتین 12 سے 15 گھنٹے تک روزانہ field میں کام کرتی ہیں بالخصوص wheat and rice harvesting زیادہ تر خواتین ہی محنت کرتی ہیں۔ میں political scoring بالکل نہیں کرنا چاہتی بلکہ وہ بات کرنا چاہتی ہوں جس سے ہماری خواتین کی زندگی میں بہتری آئے۔ میں منسٹر صاحب سے گزارش کروں گی کہ ہماری گورنمنٹ کا کسان کارڈ پروگرام ایک زبردست initiative ہے لہذا ہماری female farmers کے لئے بھی کسان کارڈ کا پہنچنا بہت ضروری ہے۔

MINISTER FOR AGRICULTURE (Syed Hussain Jahania Gardezi):

They can have also.

محترمہ عظمیٰ کاردار: بہت اچھا step ہے۔ دوسرا میں یہ عرض کرنا چاہتی ہوں کہ چونکہ ہم mechanization یعنی solar system اور farming میں technical experts لارہے ہیں تو ہماری خواتین کی اس شعبہ میں ٹریننگ نہیں ہے۔ جب اس شعبہ میں ان کی ٹریننگ نہیں ہوگی وہ اس میں خاطر خواہ فعال نہیں ہو سکیں گی بلکہ وہ مزید پیچھے رہ جائیں گی لہذا اگر آپ خواتین کے لئے ٹریننگ انسٹی ٹیوٹس کا بندوبست کریں تو انہیں management, animal breeding, seed variant machines اور جس طرح ٹریکٹر کا بہت زیادہ استعمال ہو رہا ہے ان سب چیزوں میں ان کا knowledge develop کریں تاکہ خواتین بھی اچھے طریقے سے GDP growth میں contribute کر سکیں۔ چونکہ اس وقت یہ خواتین legal undocumented economy میں آتی ہیں لیکن بہت کام کرتی ہیں اور بے حد محنت کش بھی ہیں لہذا ان کے لئے اگر ہم legislation کریں کہ خواتین بھی social security network اور documented economy میں آجائیں تو ہماری growth کو مزید boost ملے گا کیونکہ اس وقت 40 فیصد labour force خواتین پر مشتمل ہے۔ اس کے علاوہ animal workers کے لئے ہماری حکومت facility provide کر رہی ہے لہذا یہ سہولت اگر ان خواتین تک بھی پہنچ جائے تو ان کو بھی پتا چلے گا کہ انہوں نے اپنے جانوروں کو کس طرح breed کرنا ہے۔ میں آخری بات یہ

کروں گی کہ عوام کو interest free small loans مل رہے ہیں لہذا یہ بھی ضروری ہے کہ interest free loans کی equitable distribution ہو تاکہ ہماری محنت کش خواتین کو بھی interest free loans مل سکیں اور ان خواتین کو interest free loans تک access ہو۔ کاش کہ ان کی حکومتوں نے خواتین کے لئے بھی کچھ کیا ہوتا کیونکہ وہ بیچاری اتنی محنت کرتی ہیں لیکن ان کو کوئی status دیا گیا، کوئی اجرت دی گئی اور نہ ہی ان کے لئے کوئی legislation کی ہے۔ اب ہماری حکومت ان خواتین کے لئے انشاء اللہ legislation کرے گی۔ شکریہ

جناب چیئرمین: آج کے اجلاس کا وقت ختم ہو گیا ہے لہذا اب اجلاس بروز بدھ مورخہ 26- مئی 2021 دوپہر 2 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔